



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
لِیُوَفِّیْکَ مِنْ شِئْءٍ
عَسَلْتَ اِنْ یَسْبُغْکَ
تَرْتِیْلَ مَقَامًا مَّخْمُوْمًا

THE ALFAZLI QADIAN

القضیہ اخبار

فی پرچار
قادیان

پہلی مرتبہ
پہلی بار
پہلی بار
پہلی بار

جماعت احمدیہ کا مسلمانوں کے لیے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین صاحب مدظلہ العالی کی قیادت میں جاری فرمایا۔

نمبر ۲۴ مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۲۸ء یوم شنبہ مطابق ۲۷ رمضان ۱۳۴۶ھ جلد ۱۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۲ مارچ کو ہر جگہ احمدی نخبندوں کا تڑپا کرنا

جیسا کہ اخبار الفضل مورخہ ۱۶ مارچ میں اعلان کیا گیا ہے حضرت خلیفۃ المسیح
ایہ اللہ بنصرہ الضریحیہ ۲۲ مارچ ۱۹۲۸ء بروز جمعرات بعد نماز عصر
مسجد اقصیٰ قادیان میں مقامی جماعت کے ساتھ دعا فرمائیں گے آپ
بھی چاہیے۔ اپنی جگہ پر اس وقت دعا کا انتظام فرمائیں۔
فاکسار میرزا بشیر الدین صاحب مدظلہ العالی کی قیادت میں قادیان

المنیۃ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایہ اللہ بنصرہ کی صحت
خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔
سائمن کمیشن کے جو ممبر گورداسپور آرہے ہیں
ان سے ملنے اور مسلمانوں کے مطالبات سے انہیں آگاہ
کرنے کے لئے، تحریک جماعت کا ایک وفد گورداسپور جا رہا ہے
جس کے ممبر ضلع کے بعض معزز احمدی زمینداروں کے علاوہ
قادیان سے لقمٹ مرزا شریف احمد صاحب جوہری
فتح محمد صاحب ایم۔ اے مفتی محمد صادق صاحب وغینہ
دیگر اصحاب ہیں۔ اس کے علاوہ جماعت احمدیہ کا ایک
وفد کمیشن سے ملنے کے لئے ۲۱ مارچ کو لاہور جائیگا۔
مولوی السدوت صاحب جالندھری تحصیل تاروہ
میں ایک مباحثہ کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

پرائی نظموں کے متعلق بیجا شورا

مسلمان اخبارات کی غلط فہمی کا ازالہ

ہمارے دیرینہ کرم فرما غیر مبایعہ صحابی نے نہ صرف اپنے اختیار پیغام میں بلکہ دوسرے اخبارات کے ذریعہ بھی ایک نیا فتنہ کھڑا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ قاضی محمد یوسف صاحب پشوری کی دیرینہ اردو اور فارسی نظموں کے مجموعے جو عرصہ ہوا شائع ہو چکے ہیں۔ انہیں شراٹکیز اور مسافرت خیر رسائل قرار سے کر سکتے ہیں۔ شراٹکیز کی گئی ہے۔ کہ انہیں غلط کر کے اور مسلمانوں کو ان کے حقوق استعمال لایا گیا۔ غیر مبایعین سے تو ہمیں کوئی شکوہ نہیں۔ لیکن انہیں اور معزز معاصر انقلاب اور بعض دوسرے مسلمان اخبارات بھی اس دھوکہ میں آگئے جو غیر مبایعین کی طرف سے دیا گیا۔ وہ انہوں نے سمجھ لیا کہ یہ ٹریکیٹ حال میں شائع کئے گئے اور ان میں جو نظموں درج ہیں۔ وہ اب لکھی گئی ہیں۔ حالانکہ ان رسالوں کو سرسری نظر سے بھی دیکھ لیا جاتا۔ تو حیات معلوم ہو جاتا۔ کہ نظموں شائع سے لیکر ۱۹۲۳ء کے وقت ان لکھی گئی ہیں۔ اور شائع میں ہی یہ مجموعہ شائع کیا گیا تھا۔

کتاب - پھر ان میں سے بہت سی نظموں ایسی ہیں جو سلسلہ اخبارات میں اسی وقت چھپ چکی ہیں۔ جس وقت وہ افعات ظہور میں آئے۔ جن کا ذکر ان میں کیا گیا ہے۔

پس اگر کسی نے ان پرائی نظموں کا مجموعہ شائع کیا۔ اور آج سے بہت عرصہ قبل شائع کیا۔ تو اس کی ذمہ داری نہ اس شخص پر عائد ہو سکتی ہے۔ جس نے وہ میں موقعہ اور محل کے لحاظ سے کسی وقت انہیں اور نہ ہی جماعت پر کوئی ذمہ داری ڈالی جا سکتی ہے۔

بہت ہے۔ کہ ہماری موجودہ روشنی کیا ہے۔

معاصر انقلاب کو شکایت یہ ہے کہ

"جس حالت میں افغانستان کا بلند ہمت شہر بار وطن سے نکل کر اپنے فضائل و محاسن کے باعث دنیا سے خراج تحسین و عقیدت وصول کر رہا ہے۔ مسلمان کا ہندوستان و افغانستان کی سرحد پر پہاڑ شہر بار فاتح کے ملاحوں اور فوجیوں کی شہر ہے۔ اس قسم کی ہرزہ سرائی کرنا امن عامہ کے لیے ہمارے خطرناک ہے۔"

بالآخر لکھا ہے۔

ہم حکومت سے کسی قسم کا مطالبہ کرنے سے پیشتر خود مرزا بشیر الدین احمد صاحب امام جماعت احمدیہ قادیان کی توجہ اس کردہ کتاب کی طرف سنبول کرتے ہیں کہ وہ بذریعہ آخر مصالحتی کو مد نظر رکھ کر اس کتاب کی اشاعت کو بند کرادیں گے۔

مگر ہم معاصر موصوف کو بتانا چاہتے ہیں کہ ان رسالوں میں درج شدہ نظموں نہ تو اس وقت کی ہیں۔ جبکہ افغانستان کا بلند ہمت شہر بار اپنے وطن سے نکل کر اپنے فضائل و محاسن کے باعث ساری دنیا سے خراج تحسین و عقیدت وصول کر رہا ہے۔ اور نہ یہ سلسلے اب شائع کئے گئے ہیں۔ جو نظموں افغانستان کے متعلق ہیں۔ وہ اسی وقت کی ہیں۔ جبکہ انہیں بیان کردہ واقعات پیش آئے۔ اور گذشتہ واقعات سے موجودہ حالت پر قیاس کرنا کسی صورت میں درست نہیں ہو سکتا۔

"انقلاب" خود غور کر سکتا ہے۔ کہ اس کے علاوہ اس کی ان تحریروں سے جو زبیدار میں کام کرتے وقت مذہبی نظریاتی صاحب کی توفیق میں شائع کی گئی تھیں۔ اب جبکہ حالات میں تغیر واقع ہو چکا ہے۔ استدلال کرنے والا کہاں تک حق بجانب ہو گا۔ یہی صورت حالات ان نظموں کے متعلق ہے۔ وہ اس وقت لکھی اور شائع کی گئیں۔ جب وہ درناک اور روح فرسا واقعات پیش آئے۔ جن کا ان میں ذکر ہے۔ مگر باوجود اس کے کہ اس وقت تک بھی قابل ہمارے حق میں دلیا ہی ہے۔ جیسا پہلے تھا۔ ہم نے شاہ کابل کے ہندوستان میں اردو ہونے پر ان کی پوری پوری تعظیم و تکریم کی۔ تمسک اور مبارکباد کے پیغام بھیجے۔ اور احمادیہ مشن لندن کو بھی حضرت امام جماعت احمدیہ ایہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی۔ کہ جب شاہ کابل لندن میں وارد ہوں۔ تو ان کا خیر مقدم کیا جائے۔ چنانچہ رائٹر کا تار شائع ہو چکا جس کا خلاصہ احمادیہ مشن لندن نے اپنے امام کے ارشاد کی پورے طور پر تعمیل کی۔

پس مسلمانوں کو کابل اور واسطے کابل کے متعلق ہمارا موجودہ رویہ دیکھنا چاہیے۔ نہ کہ اس وقت کی تحریروں سے استدلال کرنا چاہیے۔ جب روح فرسا واقعات نے دنیا ہماری آنکھوں میں اندھیر کر رکھی تھی۔ اور جب مظلوم اور بے بس احمدیوں کی دردناک موت پر ساری دنیا کے درد مند آنسو بہاتے تھے۔ یہ تو ہمارا جواب ہے عام مسلمانوں کو۔ باقی رہے غیر مبایعین انہیں سب سے بڑی شکایت یہ ہے کہ

"ہماری جماعت کی سب سے بڑی تھی جن کے نام نامی اور اسلامی سے ہر مسلمان واقف ہے۔ یعنی حضرت مولانا مودودی

محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کو بے اندازہ اور بے نقط گالیاں دی ہیں۔" (پیغام صلح ۲۹ فروری)

ہمارے نزدیک تو ان نظموں میں گالیاں نہیں بلکہ واقعات کا اظہار ہے۔ لیکن اگر غیر مبایعین کی خاطر گالیاں بھی تسلیم کریں تو سوال یہ ہے کہ کیا غیر مبایعین کو اپنی اور خود مولوی محمد علی صاحب کی وہ تحریریں یاد ہیں۔ یا نہیں۔ جن میں سلسلہ احمدیہ کے بزرگوں اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی امین اللہ تعالیٰ نے کی شان میں سخت نامہذب الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اگر یاد نہ ہوں تو ہم یاد دلا سکتے ہیں۔ پھر کیا ان "شراٹکیز اور مسافرت خیر" تحریروں کو ضبط کرنے کیلئے بھی گورنمنٹ سے موثر کارروائی کرنے کی درخواست کی جائے گی۔

بہت ہی ہے کہ غیر مبایعین کے متعلق وہ نظموں اس وقت لکھی اور شائع کی گئیں۔ جب ان کی طرف اس قسم کی تحریریں شائع ہوتی تھیں۔ جن کا اور پر حوالہ دیا گیا ہے۔ اب اپنی تحریروں کو بغل میں دبا رکھنا اور جوابی تحریروں کے خلاف شور مچانا کہاں کی دیانت داری ہے۔

پیغام اور اہل پیغام کو چاہیے۔ اس قسم کے اوجھے ہتھیاروں پر نہ اترائیں۔ حق آفرحق ہے۔ اس پر دھوکہ بازی سے قنوطی دیر کے لئے تو پر وہ ہو سکتا ہے۔ مگر ہمیشہ کے لئے اسے چھپا یا نہیں جا سکتا۔

رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۶ء

رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۶ء بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے پہلے نہیں چھپ سکی۔ اب چھپ کر تیار ہے۔ فروری ہے کہ ہر جماعت کے شاگرد مجلس مشاورت میں تشریف لانے سے قبل اسے پڑھ لیں۔ لہذا جلد سیکرٹریان جماعت احمدیہ سے استدعا ہے کہ وہ دودد آنے کے ٹکٹ برائے محفل ڈاک بھجوا کر ایک ایک کاپی اپنی جماعتوں کے لئے جلد منگوائیں

فاکسار یوسف علی سیکرٹری مجلس مشاورت

رمضان کا عہد!

کیا آپ نے عہد کر لیا ہے کہ اس رمضان میں کم از کم اپنی ایک اخلاقی یا دینی کمزوری کو دور کر دینگے اگر نہیں کیا تو اب بھی وقت ہے ابھی اسی وقت یہ عہد کر لیں اور پھر اس عہد کو پورا کریں۔ خدا آپ کے ساتھ ہو۔

فاکسار مرزا بشیر احمد ناظر تعمیر و ترویج

الفضل

قادیان دارالان مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۲۵ء

حج میں احمدیوں کی نماز باجماعت

انہوں نے کہ "پیغام صلح" اپنی چھپر خانی کی عادت میں روز بروز ترقی کر رہا۔ اور خواہ مخواہ ہمارے خلاف نیش زنی کرتا رہتا ہے۔ "الفضل" کے ایک گذشتہ پرچہ میں مشتاق احمد صاحب ملازم ریوے کراچی کی طرف سے ایک اعلان شائع ہوا تھا۔ جس میں انہوں نے احمدی حاجیوں کی آسانی کے لئے لکھا تھا۔

"تمام احباب باجماعت احمدیہ جو کہ اس سال حج پر تشریف لے جائیں۔ وہ یہاں کراچی پہنچ کر مجھے ملیں۔ اور اگر بذریعہ خط کوئی بات دریافت کرنی ہو۔ تو بھی فاکسار کو اطلاع دیں تاکہ میں اپنے بھائیوں کی خدمت کر سکوں۔"

ظاہر ہے۔ اس اعلان میں کوئی ایسی بات نہیں۔ جو غیر مسلمین کے خلاف ہو۔ بلکہ اعلان عام ہونے کی وجہ سے اگر کوئی غیر مسلم بھی حج کے لئے جانے کی توفیق پاسکتا۔ تو وہ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتا تھا۔ اور میں امید تھی۔ کہ برادر مشتاق احمد صاحب ایسے اصحاب کو بھی آرام و آسائش پہنچانے کی پوری پوری کوشش کرتے لیکن "پیغام صلح" کو اس اعلان پر بھی اعتراض ہی کی سوجھی چنانچہ ۲۹ فروری کے پرچہ میں "حج اور نماز باجماعت" کے عنوان سے تو لکھنا لکھتا ہے۔

"مشتاق احمد صاحب نے غالباً اس مبارک موقع پر باجماعت نمازوں کا بھی کچھ نہ کچھ بندوبست ضرور کر لیا ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا۔ تو کیا قادیانی احمدیوں نے اپنے سابقہ عقیدہ متعلقہ نماز میں ترمیم کرنی ہے۔ اور غیر احمدیوں کے ساتھ نماز پڑھنے کو جائز قرار دے لیا ہے۔"

"پیغام صلح" کی سخن فہمی تو اسی سے ظاہر ہے۔ کہ برادر مشتاق احمد صاحب کا چار سطر اعلان سمجھنے کی بجائی اس میں اہمیت نہیں۔ اعلان صرف کراچی میں احمدی غافلین حج کو آرام و آسائش پہنچانے کے متعلق کیا جاتا ہے۔ لیکن "پیغام صلح" دریافت کر رہا ہے کہ حج کے موقع پر احمدیوں کے لئے نماز باجماعت کا کوئی بندوبست کیا گیا ہے۔ یا نہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ "پیغام صلح" کے نزدیک حج کراچی میں ہوتا ہے۔ اسی لئے وہ کراچی میں حاجیوں کی خدمات سرانجام

دینے کے لئے اعلان کرنے والے سے یہ کہہ رہا ہے۔ کہ "غالباً اس مبارک موقع پر باجماعت نمازوں کا بھی کچھ نہ کچھ بندوبست ضرور کر لیا ہوگا۔"

اگر "پیغام صلح" کو جماعت احمدیہ پر اعتراض کرنے کا اتنا ہی شوق ہے۔ اور وہ اس کے لئے ہر وقت بے تاب رہتا ہے۔ تو اسے کم از کم ان الفاظ کو تو اچھی طرح پڑھ اور سمجھ لینا چاہئے۔ جن پر وہ اپنے اعتراضات کی بنیاد رکھتا ہے۔ برادر مشتاق احمد صاحب کے اعلان سے قطعاً یہ ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ وہ حاجیوں کے ساتھ کہ معطر تک جائینگے۔ نہ یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے دوران سفر میں حاجیوں کی خدمات سرانجام دینے کا اعلان کیا ہے۔ وہ سرکاری ملازم ہیں۔ اور کراچی میں رہتے ہیں۔ ان کا جو کچھ مطلب ہے۔ وہ انہوں نے نہایت سادہ اور واضح الفاظ میں ظاہر کر دیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ کراچی میں جو احمدی ہوادہ حج پہنچیں۔ ان کو آرام و آسائش پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ "پیغام صلح" ان سب باتوں سے قطع نظر کر کے محض اعتراض کرنے کے لئے انہیں کہہ پونچا کر پوچھتا ہے۔ "اس مبارک موقع پر باجماعت نمازوں کا بھی کچھ نہ کچھ بندوبست ضرور کر لیا ہوگا۔"

جو لوگ اعتراض کرتے ہوئے اتنے غور و فکر سے بھی کام نہیں۔ یا نہ لے سکیں۔ کہ چند سطر ہی عبارت کو درست طور پر سمجھ سکیں۔ ان کے اعتراضات جن قدر معقولیت اپنے اندر رکھ سکتے ہیں۔ وہ ظاہر ہے۔ چنانچہ "پیغام صلح" نے اس بے ہودہ تمہید کے بعد جو سوال اٹھایا ہے۔ اسی سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے۔

"پیغام صلح" پوچھتا ہے۔ "کیا قادیانی احمدیوں نے اپنے سابقہ عقیدہ متعلقہ نماز میں ترمیم کرنی ہے۔ اور غیر احمدیوں کے ساتھ نماز پڑھنے کو جائز قرار دے لیا ہے۔"

اگر "پیغام صلح" معقولیت سے کام لیتا۔ تو خیال کر سکتا تھا کہ یہ کوئی ایسا سوال نہیں۔ جو آج اس کے دماغ میں پیدا ہوا ہے۔ ہر سال کئی احمدی حج کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ نمازوں کے متعلق جو انتظام وہ کرتے رہے ہیں۔ وہی آئندہ جانے والے کر لیں گے۔

مرا ایک طرف تو "پیغام صلح" کا ہمارے خلاف اعتراض کرنے کا اشتیاق اور دوسری طرف اس کا ایسے باتوں میں ہونا۔ جنہیں غالباً سلسلہ کا لٹریچر سمجھنے والے کی بھی بہت کم توفیق ہی ہوگی۔ اس بات کا موجب ہو گیا۔ کہ وہ اس قسم کا سوال پیش کرے۔ مگر تعجب یہ ہے۔ کہ کسی اور نے بھی اسے یہ نہ بتایا۔ کہ جو سوال تم آج کر رہے ہو۔ اور جس کی بنا پر سابقہ عقیدہ نماز میں ترمیم کرنے کا الزام لگا رہا ہے۔ اس کا جواب تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی زندگی میں ہی دے چکے ہیں۔

ذیل میں ہم "پیغام صلح" کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ پیش کرتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔ "حج میں بھی آدمی یہ التزام کر سکتا ہے۔ کہ اپنے جانے قیام پر نماز پڑھ لیسے۔ اور کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھے۔ بعض آئمہ دین سالہا سال مکہ میں رہے۔ لیکن چونکہ وہاں کے لوگوں کی حالت تقویٰ سے گری ہوئی تھی۔ اس لئے کسی کے پیچھے نماز پڑھنا گوارا نہ کیا۔ اور گھر میں پڑھتے رہے۔ یہ چارہ صلے جو اب ہیں۔ یہ تو پیچھے بنے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ہرگز نہ تھے۔ اس وقت ایک ہی صلے تھا۔ اور اب بھی چاروں اٹھ کر ایک ہی صلے نہ ہوگا۔ تب تک ہاں تو حید اور ساتی ہرگز نہ پھیلے گی۔" (فتاویٰ احمدیہ ص ۱۷)

ان الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے پیروؤں کو وہ طریق بتا دیا ہے۔ جو انہیں حج کے موقع پر اختیار کرنا چاہیے۔ اور ان میں "پیغام صلح" کے مطالبہ کا پورا اور مکمل جواب موجود ہے۔ بشرطیکہ وہ سمجھ اور سوچ سے کام لے کر ان کا مطالعہ کرے۔

"پیغام صلح" کے مطالبہ کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی تحریر سے دینے کے بعد ہم اہل بیہوشی سے صرف یہ چھینا چاہتے ہیں۔ کہ ان میں سے اگر کوئی حج کرنے کے لئے جانے تو وہ نمازوں کے متعلق کیا طریق اختیار کرتا ہے۔ اگر وہ اپنی نماز کا علیحدہ انتظام کرتا ہے۔ تو پھر ہمارے متعلق اس بارے میں "پیغام صلح" کا دریافت کرنا ایک بے ہودہ بات تھی۔ اور اگر وہ غیر احمدیوں کے ساتھ ہی نماز پڑھتا ہے۔ اور "پیغام صلح" کے مطالبہ سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ تو بتایا جائے یہ طریق عمل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا ارشاد کے کہاں تک مطابق ہے۔ اور کیا اس سے ثابت نہیں ہے۔ کہ اس ارشاد کی کوئی پروا نہ کرتے ہوئے غیر مسلمین نے اپنے سابقہ عقیدہ متعلقہ نماز میں ترمیم کرنی ہے۔ اور غیر احمدیوں کے ساتھ نماز پڑھنے کو جائز قرار دے لیا ہے۔

ہندو مہاسبھا کا فیصلہ اور مسلمان

در اس کانگریس نے ہندو مسلم مفاہمت کے متعلق جو قرارداد پاس کی تھی۔ وہ اگرچہ مسلمانوں کے لئے کسی طرح بھی مفید نہیں تھی۔ لیکن مسلمان لیڈر محض اتحاد ملکی کی خاطر اس پر رضامندی کا اظہار کر رہے تھے۔ مخلوط انتخاب کا اصول اس قرارداد میں منظور کیا گیا تھا۔ جو کہ ہندوؤں کی دلی آرزو تھی۔ مگر نشستوں کی تخصیص کے ساتھ اس کو شرط کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد کانگریس کی مجلس عاملہ نے مختلف اقوام کے حقوق کے تصفیہ کی خاطر آل پارٹیز کانفرنس منعقد کی اس کانفرنس میں ہندو مہاسبھا نے جو روش اختیار کی۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے زمیندار ۹ مارچ لکھتا ہے۔

ہمیں نمائیت افسوس ہے۔ کہ مہاسبھا کی ارکان کی سب و عمری نے مسلمانوں کے جائز مطالبات کو پائے نفسانیت سے ٹھکر کر آل پارٹیز کانفرنس کی تمام مساعی اتحاد پر پانی پھیر دیا ہے۔ مگر اس حقیقت کے تسلیم کر لینے کے باوجود کہ ہندو مہاسبھا نے اتحاد کی تمام کوششوں کو بیکار ثابت کر دیا۔ اور عملی طور پر تیار کیا کہ وہ کسی حالت میں بھی مسلمانوں کے جائز مطالبات منظور کر کے۔ ان کے ساتھ اتحاد کرنے پر آمادہ نہیں۔ ہمارا مہاسبھا مسلمانوں کو حسب ذیل مشورہ دیتا ہے۔

بعض اسلامی حلقوں میں ارباب غرض یہ پر دستگیر کر رہے ہیں۔ کہ مہاسبھا کی اس افسوسناک روش کے بعد مسلمانوں پر مہاسبھا کی پیشکش سے تعاون کرنا فرض ہو گیا ہے۔ یہ سراسر غلط فہمی ہے۔ مہاسبھا کی پیشکش کا مفاد ایک صولی چیز ہے۔ اور اگر مہاسبھا کی ہندو نہیں۔ بلکہ ہندوستان کے تمام ہندو مسلمان کمیشن سے تعاون کرنے پر آمادہ ہو جائیں جب بھی اسلام کی روایات حریت و آزادی کا تقاضا ہے۔ کہ مسلمان اس سے کوئی سروکار نہ رکھیں۔

کیا ان الفاظ سے ظاہر نہیں۔ کہ مسلمانوں کو جان بوجھ کر گمراہ کیا جا رہا ہے۔ جب ہندو مہاسبھا مسلمانوں سے اتحاد کو ناممکن بنا رہی ہے۔ اور مسلمانوں کے جائز مطالبات کو پائے نفسانیت سے ٹھکر رہی ہے۔ اور ان کو کچھ بھی حقوق دینے پر آمادہ نہیں تو اگر مسلمان کمیشن سے تعاون کر کے اور اس کے سامنے اپنے جائز مطالبات پیش کر کے اپنے سیاسی حقوق کے تحفظ کا انتظام نہ کریں۔ تو پھر ان کی تباہی میں کیا شہید باقی رہ جائیگا۔

نیز یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ جب ہندو مہاسبھا ایسے وقت میں بھی جو کہ ہندوستان کی قومیت کے لئے بہت ہی نازک سمجھا جاتا ہے مسلمانوں کے ساتھ کسی مفاہمت پر آمادہ نہیں۔ تو مسلمان کمیشن کے چلے جانے اور اپنی مطلب بآری کے بعد اس سے کس سلوک کا

ایک حیرت انگیز راز کا انکشاف

کچھ عرصہ پہلے چند احمادیوں کو کابل میں محض اختلاف عقائد کی وجہ سے سنگسار کرایا گیا تو اس ظالمانہ فعل کی بنا علماء سوسائٹی اس امر پر رکھی کہ اسلام نے مرتد کی یہی سزا منفر کی ہے۔ اور چونکہ ان کے نزدیک احمدی مرتد ہیں۔ اس لئے ان کا قتل کرنا کاروبار ہے۔

ہندوستان میں ان علماء کابل کی سب سے بڑھ کر تائید کرنے والوں میں سے "زمیندار" کا قدم سب سے آگے تھا۔ اس نے اسلام میں مرتد کی سزا قتل ثابت کرنے کے لئے ایک طویل سلسلہ مضامین شائع کیا۔ جس کے ہر حصہ کی اشاعت پر سب سے اول یہ اعلان کیا جاتا رہا کہ "حضرت مولانا ظفر علی خاں کے قلم سے" اس کے بعد بھی جب کبھی ذکر آیا۔ تو "زمیندار" نے سب سے پہلے ظاہر کیا کہ وہ سلسلہ مضامین مولوی ظفر علی خاں صاحب کی تحقیق و تدقیق کا نتیجہ تھا۔ اور تو اور ابھی چند ہی دن ہوئے۔ جب ہم نے زمیندار میں درج شدہ ایک مضمون کے حوالے سے یہ لکھا کہ شکر ہے زمیندار کی سمجھ میں بھی یہ بات آگئی۔ کہ اسلام نے مرتد کے لئے کوئی جہان سزا نہیں رکھی۔ تو زمیندار نے اپنے ہر مارچ کے پرچہ میں لکھا کہ "زمیندار" کا آج بھی قتل مرتد کے سلسلہ میں وہی عقیدہ ہے جو قتل مرتد کے متعلق سلسلہ مضامین لکھنے کے وقت تھا۔ میرا بفضل ماسد نگاروں کے خیالات کو مدیہ زمیندار یا مولانا ظفر علی خاں سے منسوب نہ کریں۔

لیکن اس حیرت انگیز راز کا جسے زمیندار اس وقت تک چھپائے ہوئے تھا۔ کہ وہ سلسلہ مضامین "مولانا ظفر علی خاں" نے خواہ مخواہ اپنے نام سے شائع کیا تھا۔ ورنہ اس میں ان کا ایک لفظ بھی نہ تھا۔ اب خود مضمون نگار مولوی غلام رسول صاحب آہراڈیٹر انقلاب نے ظاہر کر دیا ہے جو اپنے ہر مارچ کے پرچہ میں لکھتے ہیں۔

"میر نے اپنی لیساط و استطاعت کے مطابق مواد جمع کیا اور مضمون لکھنے کے لئے ٹھہر میں بیٹھ گیا۔ اسی مصروفیت کے باعث اس روز دفتر نہ جاسکا۔ شام کے وقت مولانا ظفر علی خاں اور ان کے صاحبزادہ صاحب قمر کے غریب خانہ پر تشریف لائے جیو کہ قمر کے دفتر نہ جانے پر کبھی کبھی تشریف لے آیا کرتے تھے۔ مولانا موصوف نے مرتبہ مضمون کے سننے کی خواہش ظاہر کی۔ قمر نے مضمون سنایا۔ تو مولانا نے فرمایا کہ صاحب یہ مضمون تو ہمارا ہو گیا۔ دوسرے روز قمر بارہ ایک بجے کے قریب دفتر پہنچا۔ تو "زمیندار" میں بگڑت جلی یہ خبر پڑھی۔ کہ قمر مرتد پر کل سے حضرت مولانا ظفر علی خاں کا ایک مضمون "زمیندار" میں چھپنا شروع ہو گا۔ اور وہ چھپا ہے۔"

چند ہی دن ہوئے۔ زمیندار نے نہیں حسب معمول دیکھی دی تھی۔ کہ زمیندار یہ کر دے گا۔ وہ کر دے گا۔ مگر جن کی یہ کائنات ہو۔ کہ دوسروں کے مضامین اپنے نام سے شائع کریں۔ ان کا ہمیں اپنے قلم کے زور سے ڈرانا نہایت ہی حیرت انگیز ہے۔

بچے ہندو ہونے کا ثبوت

ہندوؤں کے لئے بچے ہندو بننے کے لئے جہاں اور کئی ایک ایسی باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے جن کا اثر مسلمانوں کے خلاف پڑتا ہو۔ وہاں ایک نئی بات یہ قرار دی گئی ہے۔ کہ اردو کو مٹا کر اس کی جگہ ہندی قائم کی جائے۔ چنانچہ اخبار طلب ۲ مارچ لکھتا ہے۔

وہ کیا وقت نہیں آگیا۔ کہ ہم اس لاپختن کو دھو ڈالیں اور لاہور سے ایک اعلیٰ درجہ کا کامیاب ہندی اخبار نکال کر اپنے بچے ہندو ہونے کا ثبوت دیں۔

اردو سے اس وقت تک بے شمار فوائد اٹھانے کے باوجود یہ سلوک کیوں۔ محض اس لئے کہ اسے مسلمانوں کی زبان سمجھا جاتا ہے۔ جن لوگوں کے بعض وعدات کا یہ حال ہو۔ ان سے بھلائی کی توقع قطعاً فضول ہے۔ کاش ہندو اصحاب آئے دن اس قسم کی حرکات کے مرتکب ہو کر ہندو مسلمانوں کی جدائی اور علیحدگی کی خلیج کو نہ بڑھائیں۔

عیسائیت اور اسلام

بائبل سوسائٹی کی تازہ رپورٹ منظر ہے۔ کہ ۱۹۲۶ء میں صرف کلکتہ کے تبلیغی مرکز سے بائبل کے ۱۹ لاکھ ۸ ہزار نسخے ہندوستان کی مختلف زبانوں میں چھاپ کر تقسیم کئے گئے۔

عیسائیوں کی اس قسم کی تبلیغی سرگرمیوں کو دیکھ کر کہا جاسکتا ہے۔ کہ اگر کسی مذہب کی ترقی محض ظاہری اسباب اور ذرائع پر ہو۔ تو ایک دن میں ساری دنیا پر عیسائیت ہی عیسائیت پھیل جائے۔ مگر عیسائیت اہل علم اور سمجھ دار طبقہ میں باوجود بے انتہا ساز و سامان کے اس قدر ترقی نہیں کر رہی۔ جس قدر اسلام جماعت احمدیہ کے ذریعے پھیل رہا ہے۔ یہ بھی اسلام کی عداوت کا بہت بڑا ثبوت ہے۔

اسلام اور عورت

مذاہب عالم میں اسلام سب سے پہلا مذہب ہے جس نے عورت کی عزت حیثیت اور حقوق کو قائم کیا۔ اور انسانوں کے اس مظلوم طبقہ کی داد دے دی۔ دنیا کے تمدن میں عورت کا جو درجہ تھا۔ وہ صفحہ تاریخ کو تارک کئے ہوئے ہے۔ اس صفت لطیف پر مظالم کی انتہا نہ تھی۔ وہ اپنے ہم نوع مردوں کے جو دستور و رسم کا نشانہ بنی ہوئی تھی بایں ہمہ اسے انسانیت کے قدرتی حقوق سے بھی محروم کر دیا گیا تھا۔ گذشتہ مذاہب نے چونکہ تمدنی امور کے متعلق کوئی تفصیلی احکام نہیں دئے۔ اس لئے وہ اس گتھی کو سلجھانہ سکے۔ بلکہ جہاں تک مذہب کا تعلق ہے۔ اس میں بھی عورت کی حیثیت کو بڑھاپیش کیا گیا ہے۔ اسلام نے تمدن کی اصلاح کے لئے ہر پہلو سے مکمل احکام جاری فرمائے اور عورت کو اس کی کھوئی ہوئی متاع از سر نو دی۔ تمدن اور مذاہب کی غلطیوں کو دور فرمایا۔

دنیا کے لوگ لڑکی کی پیدائش کو منحوس اور نامبارک خیال سمجھتے تھے۔ مگر قرآن پاک نے اس طرزِ تخیل کو نہایت ہی مکرر قرار دیا ہے۔ فرمایا۔

واذ بشر احدہم بآلائہ اللہ انثی ظل وجہ مسوداً وھو کظیم یتوارثی من القوم من سو ما بشریہ اے مسکے علیٰ ہون ام یدسنۃ فی التراب الاسباء ما یحکمون (نحل ۷۷)

جب ان میں سے کسی کو لڑکی کی بشارت ملتی ہے تو اس کا منہ سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ سخت غضبناک ہو جاتا ہے۔ قوم سے اس بری خبر کو جو سے چھپتا ہے اور سوچتا ہے۔ کہ وہ اس ذلت کو برداشت کرے یا اس لڑکی کو زمین میں دفن کرے خبردار یہ لوگ نہایت برافیسلہ کرتے ہیں۔

لڑکی کی خبر پر گویا ماتم ہو جانا قریناً قریناً عالمگیر تھا۔ اور ہے۔ مگر اسلام نے اسے بہت ناپسند فرمایا۔ ایک شاعر کہتا ہے۔

فلا تطلبنما یا ایت کوین خاتنہ سخدی الناس مذ قام النبی الجواریا

اے ابن کو تو اسی عورت کے لئے اصرار نہ کر کیونکہ آنحضرت صلعم کی آمد کے بعد لوگوں نے لڑکیوں کو زندہ رہنا اور ان کی پرورش کرنا ضروری قرار دے لیا ہے۔

جس طرح سے علمی طور پر عورت کے خلاف یہ خطرناک رد تھی جسے اسلام نے رد کیا۔ اسی طرح دنیا کے دو بڑے مذہب (عیسائیت اور دینک دھرم) نے اس باب میں بھی سخت غلطی کی تھی کہ عورت کو پیدائشی طور پر ناپاک قرار دیا۔ اور اس پر آسمانی

دروازہ کو قریباً بند بتلایا۔ ہندو دھرم میں لڑکے کے بغیر نجاست ناممکن سمجھی گئی۔ چنانچہ لکھا ہے۔

”بت نام۔ دوزخ کا ہے پستہ یعنی محافظ کے ہیں۔ چونکہ میثا باپ کو دوزخ سے بچاتا ہے۔ اس سبب سے پتہ لگتا ہے اس بات کو شری برہما جی نے کہا ہے“ (منوچہتر) اسی بنا پر سوامی دیانند صاحب نے بھی لکھا ہے۔

”جب جب اولاد ہو تب تب لڑکیاں ہی ہوں لڑکے نہ ہوں تو گیارہویں برس تک انتظار کر کے نیرگ کر لے“ (ستیارتھ پرکاش باب ۴) پھر اس سے بھی واضح الفاظ میں لکھا ہے۔ کہ عورت پیدائشی طور پر گناہگار ہوتی ہے۔

”جو عمدہ رج گنتی (نفس پرست) ہیں وہ گانے والے باجائے دالے۔ عالموں کے خدمت گار اور خوبصورت عورت کا جنم پاتے ہیں“ (ستیارتھ پرکاش باب ۷۷) بانیس تو عورت کی پیدائشی گنہگاری کو متعدد سمجھتی ہے۔ لکھا ہے۔

”اور وہ جو عورت سے پیدا ہوا ہے۔ کیونکہ پاک ٹہرے“

ایوب ۱۵۱ گویا عورت اس قدر ناپاک ہے کہ اس سے پیدا ہونے والا بھی پاک نہیں ٹھہر سکتا۔ (العیاذ باللہ)

اسلام نے اس ناپاک خیال کی پر زور تردید کی اور فرمایا یا ایہا الناس انا خلقناکم من ذکر و انثی بعضکم من بعض الا لیتہ فطرۃ اللہ الی فطر الناس علیہا الایۃ کل مولود یولد علی فطرۃ اے لوگو! مرد و اور عورتوں ہم نے تم کو نر و مادہ سے پیدا کیا ہے۔ بلحاظ پیدائش تم ایک دوسرے سے ہو یعنی ایک پاک اور دوسرا ناپاک نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سب انسانوں کو پاک فطرت پر پیدا کیا ہے۔ ہر بچہ پاکیزہ فطرت لیکر آتا ہے۔ پس یہ دلوں سے نکال دو۔ کہ عورت ناپاک ہے۔ اور مرد پاک۔ بلحاظ پیدائش پاکیزگی میں بالکل یکساں نجات اور کئی کا خیال، بہشت اور سورگ کا تصور ہر مذہب میں موجود ہے۔ مگر غضب ہے۔ کہ عورت کو اس سے بھی محروم قرار دیا گیا۔ ہندو دھرم اور عیسائیت میں اس کے لئے کوئی سند موجود نہیں۔ کہ عورتیں بھی کئی خانہ یا بہشت میں جائیں گی۔ اور وہاں کے آرام اور سکھ میں حصہ دار ہوں گی۔ اور وہ بھی کوشش

شریر (لطیف جسم) کے ساتھ نعماء اخروی سے بہرہ اندوز ہو سکیں گی۔ اسی بھونڈی اور ظالمانہ حکمت علمی کو چھپانے کے لئے آریہ اور عیسائی قرآن پاک کی اس معقول تعلیم پر اعتراض ہوتے ہیں۔ کہ بہشت میں عورتیں بھی ہوں گی۔ غرض ان دونوں مذہبوں نے عورت کو جیسے پیدائشی حقوق سے محروم کیا۔

دیسے ہی مرنے کے بعد کی امید سے بھی مایوس کر دیا۔ مگر یا عورتوں کی علت غائی بجز اس کے کچھ نہیں کہ چند روزہ زندگی میں مردوں کی خوشی اور راحت کا ذریعہ بنیں۔ مگر ان مذاہب کے معتقدین کی ستم ظریفی دیکھئے کہ عورت کے لئے مساویانہ حقوق کا ادعا اور اسلام پر اعتراض کر رہے ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اسلام اس بیان میں یکساں ہے۔ کہ خدا کی رحمت اس کے انعام اور اس کے نفعوں کے دروازے عورتوں کے لئے بھی ویسے ہی کھلے ہیں جیسے مردوں کے لئے۔ خود قرآن پاک فرماتا

انی لا اظنی علی عامل منکم من ذکر و انثی بعضکم من بعض ال عمران ۳۴ من عمل صالحاً من ذکر و انثی وھو من فاولئک یدخلون الجنة بغير حساب فیہا بغیر حساب (ومن ۱۶) ادخلوا الجنة انتم و اولیاءکم

دیسے ہی مرنے کے بعد کی امید سے بھی مایوس کر دیا۔ مگر یا عورتوں کی علت غائی بجز اس کے کچھ نہیں کہ چند روزہ زندگی میں مردوں کی خوشی اور راحت کا ذریعہ بنیں۔ مگر ان مذاہب کے معتقدین کی ستم ظریفی دیکھئے کہ عورت کے لئے مساویانہ حقوق کا ادعا اور اسلام پر اعتراض کر رہے ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اسلام اس بیان میں یکساں ہے۔ کہ خدا کی رحمت اس کے انعام اور اس کے نفعوں کے دروازے عورتوں کے لئے بھی ویسے ہی کھلے ہیں جیسے مردوں کے لئے۔ خود قرآن پاک فرماتا

انی لا اظنی علی عامل منکم من ذکر و انثی بعضکم من بعض ال عمران ۳۴ من عمل صالحاً من ذکر و انثی وھو من فاولئک یدخلون الجنة بغير حساب فیہا بغیر حساب (ومن ۱۶) ادخلوا الجنة انتم و اولیاءکم

تجدید و زلف (۷۷) میں کسی عمل کرنے والے کے اعمال کو ضائع نہ کر دوں گا۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ جو کبھی اپنا عورت پر نیک اعمال بجا نہیں گے۔ وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ اور انہیں بے انتہا انعام دے جائیں گے۔ اسے مومنہ نام اور تمہاری بیویاں جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اور تم سب ہر ظاہری اور باطنی خوبی سے آراستہ کئے جاؤ گے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ دیگر مذاہب نے جہاں عورت کو محض مرد کا کھلونا قرار دیا ہے۔ وہاں اسلام نے مرد و عورت کی پیدائش کی فرض واحد یعنی حصول رضا و الہی قرار دی ہے۔ بلاشبہ مرد و عورت کشتی انبیت کے دو ملاح ہیں۔ تکمیل کے لئے ہر دو کا وجود ضروری ہے۔ مگر تمدنی نظام کے لئے قانونِ نچر کے مطابق افسردہ سخت کی حیثیت لازمی ہے۔ چونکہ یہ طبعی تناضات تھا۔ اور ہے۔ اس لئے ہر قوم ہر ملک ہر تمدن اور ہر مذہب میں اس پر عمل درآمد ہوا یعنی عورت کو مرد کے ماتحت قرار دیا گیا۔ آج عیسائی عورتیں مساوات نسوانی کی سب سے زیادہ حامی ہیں۔ اور وہ اس مساوات کے غلط ترین مظاہرات کے پیش کرنے میں بھی سب قوم عالم کی عورتوں سے آگے ہیں۔ مگر مقدس پولوس اناجیل میں فرماتے ہیں۔

”تم جانو کہ ہر مرد کا سر مسیح اور عورت کا سر مرد اور مسیح کا سر خدا ہے“ (۱۔ قرنتیوں ۱۵) ”اے عورتو! اپنے شوہروں کی ایسی فرمانبردار ہو جیسے خداوند کی“ (افسیوں ۵) اور یہ بالکل سچ ہے۔ کہ فطرت نسوانی اپنی بلند پروازیوں میں کتنی ہی اونچی کیوں نہ ہو جائے۔ مگر مرد کی اعانت سے مستغنی نہیں ہو سکتی۔ اس کی شہادت تو خود قانون قدرت دے رہا ہے۔ کہ مرد و عورت میں جسمانی طور پر مساوات نہیں۔ ہر حیوان کے جوڑے میں مادہ خلقی طور پر کمزور پیدا کی گئی ہے۔

اور یہ بالکل سچ ہے۔ کہ فطرت نسوانی اپنی بلند پروازیوں میں کتنی ہی اونچی کیوں نہ ہو جائے۔ مگر مرد کی اعانت سے مستغنی نہیں ہو سکتی۔ اس کی شہادت تو خود قانون قدرت دے رہا ہے۔ کہ مرد و عورت میں جسمانی طور پر مساوات نہیں۔ ہر حیوان کے جوڑے میں مادہ خلقی طور پر کمزور پیدا کی گئی ہے۔

محترمہ عائشہ مرحومہ حال زندگی

لہذا عورتوں میں اس کمزوری کو اسلامی پردہ کی طرف منسوب کرنا نادانی ہے۔ اسلام نے عورت کو کسی ایسے امر کا مکلف نہیں بنایا۔ جو اس کی روحانی، اخلاقی یا جسمانی رذالت کا موجب ہو۔

عورتیں ایک لمبے عہد سے مظلومانہ زندگی بسر کرنے پر مجبور کی گئیں۔ اور انہیں ان کے حقوق سے محروم کیا گیا۔ جس کا نتیجہ ہے کہ موجودہ وقت میں عورتیں اپنے حقوق کے مطالبہ میں افراط سے کام لے رہی ہیں۔ اسلامی احکام پر ہم کی افراط و تفریط سے پاک ہیں۔ اسلام نے عورتوں کے لئے بے جا آزادی کا روادار ہے۔ اور نہ ان کی مطلوبیت کا حامی۔ مذہبی حقوق میں عورت کو بلا کم و کاست مساویانہ حیثیت حاصل ہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ تمدنی احکام میں بھی عورت کی فطری کمزوری پر مہتر تہ احکام کو نظر انداز کر کے مساوی حیثیت موجود ہے۔ اسلام نے علوم ظاہری و باطنی سے آراستگی جیسے شےوں کے لئے ضروری قرار دی ہے۔ ویسے ہی ریڈیوں کی تعلیم کو فرض قرار دیا ہے۔ طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمة۔ احادیث۔ اس کی تاکید کے لئے ارشاد ہوا ہے۔ کہ عورت کی تعلیم کے متعلق۔ یاب۔ خاندان بیٹھے سے اپنے اپنے دائرہ کے مطابق جواب طلب کیا جائے گا۔ پھر نکاح سے پیشتر آزادانہ انتخاب کے لئے جو افضیارات مرد کو دئے گئے وہی عورتوں کو حاصل ہیں۔ بعد نکاح ناگزیر حالات کے پیش آنے پر قطع تعلق کے لئے ہر دو کو پورے حقوق دئے گئے وراثت میں عورت کی محدود ضروریات کے لئے وسیع حقوق رکھے گئے۔ غرض ہر سید سے کامل تعلیم دی۔

عقد زوجیت کے بعد ہر عورت اور مرد ایک نئے دور زندگی میں قدم رکھتے۔ اور ایک نیا رشتہ اور پوند قائم ہوتا ہے جس سے ہر دو کی جنینیت میں ایک تدریجی فرق پیدا ہوجاتا ہے۔ افسوس کہ یہ عہدہ زندگی جیسے قرآن پاک نے مودہ اور الفت کا بہترین زمانہ بتلایا تھا۔ اور اس محبت کو بادھوم کے جھونکوں سے بچانے اور پاکیزہ بنانے کے لئے نہایت اعلیٰ قوانین بیان فرمائے تھے۔ ان کو پس پشت ڈالنے کے باعث خاورستان بن رہا ہے۔ اور فریقین اسے تلخ پیالہ سمجھ رہے ہیں۔ اسلام نے فرمایا۔ ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف وللرجال علیھن حرج۔ (بقرہ ۴۸) کہ عورتوں کے وہی حقوق ہیں۔ جو مردوں کے ہیں۔ ہاں مردوں کو عورتوں پر نصیبت ہے۔ وہ کیا نصیبت ہے؟ فرمایا۔ الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضھم علی بعض ونا انفقوا من اموالھم آیۃ (نساء ۱۶) مردوں کو عورتوں پر نگران مقرر کیا گیا ہے۔ بیساکہ مرد بھی آپس میں ماتحت و افسر ہیں۔ بلا کہ

قدرتی نصیبت ہے۔ اور کیونکہ وہ عورتوں کے نان نفقہ کے ذمہ دار ہیں۔

گویا نصیبت کا انحصار محض امارت تک محدود ہے اور اس کی وجہ ذمہ داری کا بوجھ ہے۔ اس لئے قرآن مجید نے عورت سے طلب کیا ہے۔

خالص الخصال قانتات حافظات للغیب
کہ وہ نیکو کار اور دعا کرنے والی اور اپنے خاندان کی نرا نرا داری کرنے والی ہوں۔ ہاں یاد رہے کہ جہاں پر اسلام نے عورت کو مرد کی بہترین رفیق زندگی بننے کی تلقین کی ہے۔ وہاں پر مردوں کا معیار نیکو کاری ہی عورتوں سے حسن سلوک قرار دیا ہے۔ فرمایا خیرکم خیرکم لاهلہ۔ زیادہ اچھا وہ ہے جو اپنی بیوی سے اچھا سلوک کرے۔ آنحضرت صلعم نے ایک لاکھ چوبیس ہزار مسلمانوں کو جس عرفات سے آخری پیغام دیا۔

”وکیو عورتوں کے ساتھ کبھی بدسلوکی نہ کرنا۔ ان سے ہمیشہ مہربانی سے پیش آنا“ (سوانح عمری محمد صاحب رضی اللہ عنہما) اس قسم کی بیسیوں آیات و احادیث موجود ہیں جن میں فریقین بالخصوص مردوں کے لئے زریں ہدایات بیان کی گئی ہیں۔ قرآن پاک نے مرد کو بیوی کے اخراجات کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔ اس کی سہولیت ہم پہنچانے کا اسے حکم دیا ہے اور پھر سورہ نور میں علیہ مکان کا حق بھی قائم کیا ہے۔ غرض جو زندگی کی ضروریات ہیں۔ ان کے متعلق تفصیلی احکام بیان فرمائے ہیں۔ عورتوں کی شہادت کو قبول کیا ہے۔ مگر ان کی فطری کمزوری اور قلیل تجارب کے ماتحت دو عورتوں کی شہادت کو ایک مرد کی شہادت کے برابر قرار دیا ہے۔ گویا ہر پہلو سے افراط و تفریط سے پاک تعلیم ہے۔

میں اپنے مسلم بھائیوں اور بہنوں سے اپیل کرتا ہوں کہ اپنے اپنے حقوق سے تجاؤ نہ کریں۔ کیونکہ ایسا تجاؤ کسی کے لئے بھی مفید نہیں۔ اور نہ ہی دیر پا ہوگا۔ ہندوستان میں عورتیں بہت پس افتادہ ہیں۔ مسلم خواتین اپنے دائرہ میں بہت پیچھے ہیں۔ مسلم مردوں کا فرض ہے۔ کہ انہیں اسلامی حقوق دیں۔ لیکن مسلم عورتوں کو چاہیے کہ دنیا کی زہرا کو دو نام تہا تحریک آزادی کا مطابقت نہ کریں۔ کیونکہ وہ قائم نہ رہ سکے گی۔ اور نہ ہی ان کے لئے مفید ثابت ہوگی۔

خدا کا شکر
اللہ داتا جالندھری
قادیان

میری بیوی جو مجھے بہت پیاری تھی خدا تعالیٰ کی مصلحت کے ماتحت جسمانی طور پر مجھ سے علیحدہ ہو گئی ہے خدا کے رسول مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں آگست ۱۹۱۹ء میں میاں بیوی بنایا تھا۔ عقتاً عرصہ زندہ رہی۔ اپنی ہر حالت پر تامل رہی۔ مصائب میں صابر تھی۔ اور جزع فزع کی اسے اصلا عادت نہ تھی۔ عام عورتوں کی طرح تبرق کی کوئی ایسی شائق نہ تھی۔ ماں باپ کی فرمائشوں اور وسیع تھی۔ والدین کے آگے چون و چرا کبھی نہ کرتی تھی۔ جو کھانے کو دیتے۔ وہ کھاتی اور جو پینے کو دیتے وہ پیتی۔ مارچ ۱۹۲۳ء میں پیدا ہوئی تھی۔ جب مدرسہ میں پڑھتی۔ تو ہفتہ میں صرف ایک پیسہ سیما ہی۔ قلم اور کاغذ کے لئے ملا کر لیا تھا۔ کھانے کو اس نے کبھی نہیں مانگا۔ بارہ برس کی ہوئی۔ والد نے اپنے ایک القاد کی بنا پر مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے عقد میں بغیر خطبہ و مہر مقرر کرنے کے صرف مسجد میں چند لوگوں کے روبرو دیدیا۔ پندرہ برس کی عمر میں وہ دارالان میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئیں۔ اور ۱۹۲۵ء کی آخری سہ ماہی میں ان کا نکاح مولوی عبدالکریم صاحب کے ساتھ بواسطہ مسیح موعود علیہ السلام پھر منعقد ہوا اور اکتوبر ۱۹۲۵ء کو مولوی صاحب موصوف فوت ہوئے۔ تقریباً سات برس ان کی زوجیت میں رہیں۔ انہی ایام کے متعلق وہ روایت ہے۔ جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے اپنی کتاب سیرۃ المہدی حصہ دوم کے صفحہ ۷۹ پر عطا کی ہے۔ اور جو یہ ہے:-

”ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھے بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ایک بچہ نے گھر میں ایک چھپکلی ماری۔ اور پھر اسے مذاقاً مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی چھوٹی اہلیہ پر پھینک دیا جس پر مارے ڈرے ان کی چیخیں نکل گئیں۔ اور چونکہ مسجد کا قریب تھا۔ ان کی آواز مسجد میں بھی سنائی دی۔ مولوی عبدالکریم صاحب جب گھر آئے تو انہوں نے غیرت کے جوش میں اپنی بیوی کو بہت کچھ سخت سنست کہا۔ حتیٰ کہ ان کی یہ عفتہ کی آواز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نیچے اپنے مکان میں بھی سن لی۔ چنانچہ اسی واقعہ کے متعلق اسی شب حضرت صاحب کو یہ اہام ہوا کہ یہ طریق اچھا نہیں اس سے روک دیا جاوے مسلمانوں کے لیڈر عبدالکریم کو، لطیفہ یہ ہوا کہ صبح مولوی صاحب مرحوم تو اپنی اس بات پر شرمندہ تھے اور لوگ انہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبارکباد میں دے رہے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام مسلمانوں کا لیڈر رکھا ہے۔

عین غلبہ کے ایام میں سیرت المہدی حصہ دوم چھپ کر قادیان آئی۔ جب میں نے روایت ۲۰۸ کو پڑھا۔ تو مرحومہ کو پڑھ کر سنائی۔ اس وقت بالکل تندرست تھیں۔ انہوں نے اس کی تصدیق کی۔ اور کہا بچہ سے مراد خود راوی یعنی حضرت میاں صاحب ہیں۔

غالباً ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء کی نماز نذر کے وقت حضرت قدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت استاذی المکرم مولانا نور الدین صاحب سے فرمایا کہ کیا غلام محمد کا نکاح ہو چکا ہے یا نہیں۔ حضرت مولوی صاحب نے اسی روز بعد از ظہر مجھے دریافت فرمایا اور کہا کہ حضرت صاحب کا ارادہ ہے کہ عائشہ کے ساتھ تمہارا نکاح کیا جائے۔ تمہاری کیا رائے ہے میں ایام رخصت کی وجہ سے علی گڑھ سے قادیان آیا ہوا تھا کیونکہ

میں اس وقت بی۔ اے میں تعلیم پارہا تھا۔ میں نے عرض کی مجھے حضرت صاحب کا حکم بسر و چشم منظور ہے۔ ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مندرجہ ذیل رقعہ حضرت استاذی المکرم مولانا نور الدین اعظم کو لکھا۔

مخدومی کرمی حضرت مولوی صاحب اسلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جو امر یعنی دختر شادی خاں کی نسبت میں نے بیان کیا تھا۔ ابھی اس کو کوئی وعدہ نہیں دیتا چاہیے۔ کیونکہ اس لڑکی اور اس کے باپ کے منشا سے ہمیں اطلاع نہیں صرف گننام طور پر بغیر تصریح کسی کے نام کے اس سے دریافت فرماویں۔ دوسرے ایک اور موقع ہے یعنی شیخ نیاز احمد وزیر آبادی کی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ وہ تو بہت مالدار ہیں ان کو بھی شادی کی ضرورت ہے۔ شاید وہ اس موقع کو پسند کر لیں۔ لیکن اگر اس جگہ اس کا نکاح ہو تو وہ بہ فائدہ ہے۔ کہ یہ شرط کی جاوے گی۔ کہ غلام محمد اسی جگہ رہے اس طرح ایسا آدمی کسی وقت کام آسکتا ہے۔ آئندہ جو آپ کی مرضی ہو۔ مرزا غلام احمد

پھر ۱۱ اگست ۱۹۰۶ء کو مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے مندرجہ ذیل خط حضرت مسیح موعود کو لکھا۔

سیدی و مولائی سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت مولوی صاحب نے مجھے تحریر فرمایا تھا۔ کہ میں نے میاں شادی خاں صاحب کو بلا کر مہر کا فیصلہ کیا جس کے میں نے ان کو بلایا تھا۔ وہ کہتے ہیں۔ حضرت صاحب سے دریافت کیا جاوے۔ اس لئے حضور مناسب حکم سے مطلع فرمادیں۔ نیز مولوی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ نکاح آج ہی ہو جائے۔ اور عائشہ کو بھی اطلاع دی جاوے۔ جیسے حضور کا ارشاد ہے کیا جا

اگر حضور پند فرمادیں۔ تو عصر کی نماز کے وقت ہو سکتا ہے۔ والسلام
فاکس محمد علی

مندرجہ بالا رقعہ کی پشت پر مندرجہ ذیل جواب حضور ارقام فرماتے ہیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج میری طبیعت دوران سر کے باعث اس قدر بیمار ہی ہے کہ چار پائی سے اٹھنا مشکل تھا۔ اس وقت اٹھ کر بیٹھا ہوں۔ مگر باہر آنے کے قابل نہیں۔ میرے نزدیک پانسو روپیہ (صاف) مہر کافی ہے۔ اس قدر مہر اس لئے تجویز کرتا ہوں کہ یہ نکاح قوم میں نہیں ہے۔ اور لڑکا ہو نہ رہے۔ اس پر کوئی بوجھ نہیں ہے۔ امید کہ اس کی لیاقت اور حیثیت اس مہر سے بہت زیادہ ہو جائیگی۔ میرے نزدیک اس سے کم مہر نہیں۔ اگر زیادہ ہو تو مضائقہ نہیں۔ والسلام مرزا غلام احمد

غالباً اس کے بعد دوسرے یا تیسرے روز بعد نماز عصر حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے محن میں مجلس نکاح منعقد ہوئی تھی جہاں آج کل مدرسہ خواتین ہے۔ اس نکاح کو حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے اہتمام کے ساتھ اپنے گھر میں منعقد فرمایا۔ حضرت صاحب خود موجود تھے۔ اور حضرت مولوی استاذی المکرم نور الدین صاحب نے خطبہ نکاح پڑھا۔ دوران خطبہ میں کچھ قطرات بارش بھی پڑے تھے۔ اور حضور نے دعا فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا تھا۔ کہ یہ نکاح مبارک ہوگا۔ کیونکہ رحمت الہی باران رحمت کی شکل میں نازل فرما ہوئی ہے۔

حضور کو مرحومہ کی خدمت حضور کے پاؤں دبانے کی بہت پسند تھی حضور نے ایک دفعہ مرحومہ کو دے کر فرمایا۔ کہ اللہ تجھے اولاد دے۔ حضور کی دعا سے مرحومہ کے چھ بچے پیدا ہوئے۔ ایک لڑکی اور پانچ لڑکے جن میں سے ایک فوت ہو گیا ہے۔ اور چار لڑکے اور ایک لڑکی زندہ موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو فادم دین بنائے۔ آمین ثم آمین

خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کو پورا کیا۔ کہ اگر اس جگہ اس کا نکاح ہو تو یہ فائدہ ہے۔ کہ یہ شرط کی جاوے گی کہ غلام محمد اسی جگہ رہے۔ حضور نے مجھ سے یہاں رہنے کی کسی وقت شرط نہیں کرائی تھی۔ مگر خدا کی شان ہے۔ کہ میں یہاں رہا۔ اور میں نے زندگی وقت کرنے کی درخواست حضور کو دی۔ جو مفتی محمد صادق صاحب کے پاس رکھی گئی تھی۔ اس کو پورا کرنے کے لئے میں نے نور الدین اعظم کو کہا کہ مجھے تبلیغ کے لئے باہر بھیجا جائے۔ کیونکہ میرا قول ہی قول نہ رہے۔ بلکہ میرا عمل اس کی تصدیق کر دے۔ چنانچہ اسی عہد کو پورا کرنے کے لئے خلافت ثانیہ میں سب سے پہلے میں تبلیغ کے لئے باہر گیا۔ پھر دین مبین کی خاطر مرحومہ نے سمندر پار

کا سفر اختیار کیا۔ اور ہزاروں میں اپنے اعزہ واقارب سے جدا ہو کر میرے پاس پہنچی۔ اور تبلیغ میں ہاتھ بٹا کر ثواب میں شامل ہو گئی۔ وہاں کی نبات کو قرآن شریف جیسی نعمت دی اور اپنے اعلیٰ نمونہ سے تمام احمدی خواتین کے قلوب کو تسخیر کر لیا۔ جب ہم ہاں سے آنے لگے تو سب عورتیں زار زار رو رہی تھیں۔ احمدیوں مارشس بالکل آنے نہیں دیتے تھے۔ یہہ خدا کی شان ہے کہ ہم کو کشاں کشاں لے آیا۔ اور اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات کو پورا کر دیا کہ میں اس کے انجام بخیر کا ذمہ دار ہوں۔

مرحومہ پندرہ برس کی تھی جب قادیان آئی۔ سات برس کے بعد بیوہ ہوئی۔ دس ماہ کے بعد میری رفیقہ زندگی بنی۔ ۲۵ نومبر ۱۹۱۶ء کو مارشس کی زمین پر اتری۔ ۲ مارچ ۱۹۱۶ء کو مارشس سے رخصت ہوئی۔ ۱۶ مارچ کو قادیان واپس آئی۔ اور پورے دس ماہ بعد ۱۶ جنوری ۱۹۱۶ء کو ہم سے رخصت ہو کر رفیقہ اعلیٰ سے جا ملی۔

اللہم! اخضر لہما وارحمہما وارفع درجتہما فی اعلیٰ علیین

میرا نے اس کو کیا پایا۔ میں نے اس کے مختصر حالات ثابت کیے۔ کہ فرمانبردار بیٹی صاحبہ اور قانتہ بیوی اور مہربان اور ہمدرد ماں تھی۔

مرحومہ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے حسب ذیل تعزیت نامہ ارسال فرمایا۔

عائشہ بیگم صاحبہ کی وفات کا بہت صدمہ ہوا۔ اذالیہ وانا الیہ راجعون۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت سی خوبیاں ان میں تھیں۔ کہ جوان کی یاد کو تازہ رکھینگی۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص نفلوں کا انہیں وارث بنائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ان سے خاص سلوک تھا۔ کہ قادیان میں لاکر وفات دی۔ اور تعالیٰ مرحومہ کے بچوں اور باقی سب اقربا کا خود ہی نمکسار ہو۔ والسلام۔

مرزا محمود احمد
میں نے اسکو قانات حافظات للنیب بما حفظ اللہ سے پایا۔ پس وہ صاحبہ تھیں۔ شریعت کی پابند نمازی۔ روزہ دار۔ زکوٰۃ ادا کرنے والی۔ مسیح موعود اور آپ کے صفات کے احکام پر چلنے والی چندوں میں حصہ لینے والی بے نفس۔ احمدی خواتین کی خیر خواہ ان کے درد میں شریک ہونے والی۔ مارشس کی عورتوں میں ہر دل عزیز۔ اپنے فائدہ کو دل سے ہانپنے والی قاصدۃ الفطر استرا۔ اس کی دلی مراد تھی کہ وہ مجھ سے پہلے مرے اس کے ساتھ مساجد پھر لکھنؤں کا استاد شدہ راقم فاکس غلام محمد

شہر سیالکوٹ میں تبلیغی جلسے

اکھاج تیر صاحب جب احمدیہ گز سکول کے افتتاح کی تقریب پر تشریف لائے۔ تو اس وقت ان کا ایک پیکنگ لیکچر بعنوان ہمارا شیعہ کون ہو سکتا ہے۔ نہایت کامیابی سے ہوا اس کے چند روز بعد سچی صاحبان کی طرف سے لیکچر ڈول کا انتظام ہوا۔ جس کے سلسلہ میں پادری سلطان محمد صاحب پال کے تین لیکچر بھی ہوئے۔ پادری صاحب نے لیکچر دوں کے دوران میں مسلمانوں کو چیلنج بھی دئے جن کے جواب میں ہماری طرف سے چیلنج منظور کے عنوان سے اشتہار شائع کیا گیا۔ چونکہ پادری صاحب نے خاموشی اختیار کر لی۔ اس لئے ہماری طرف سے ایک دوسرا اشتہار تعجب خیز خاموشی پھر شائع کیا گیا۔ جس کے جواب میں پادری صاحب نے اپنے جلسے میں فرمایا۔ کہ وہ قادیانیوں کے ساتھ بوجہ ان کے کافر ہونے کے مناظرہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں یکم مارچ کو مسیحوں کے لیکچر ختم ہو گئے۔ اور اسی دن شام کو مولوی المدد صاحب تشریف لے آئے۔ اس پر ۲ مارچ کی صبح کو بذریعہ اشتہار کے اعلان کیا گیا۔ کہ مولوی صاحب کا لیکچر قرآن شریف اور موجودہ بائبل پر ہو گا۔ اور بعد میں سچی صاحبان کو سوال کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ مولوی صاحب نے نہایت احسن طریق پر قرآن شریف اور بائبل کی تعلیم کا موازنہ کیا۔ لوگ کثرت سے آئے ہوئے تھے۔ اور سچی صاحبان نے اس دن کوئی سوال نہ کیا۔

دوسرے دن چونکہ پادری سلطان محمد صاحب پال اور شیخ عبدالقادر صاحب بیرسٹرا میٹ لاؤ کے درمیان مناظرہ کے لئے خط و کتابت ہو رہی تھی۔ اور عام طور پر امید کی جاتی تھی کہ مناظرہ ضرور ہو جائے گا۔ اس لئے ہماری طرف سے کسی لیکچر کا انتظام نہ کیا گیا۔

اسی شام کو پادری صاحب موصوف اور ان کے احباب سے میری ملاقات ہوئی۔ اور ایک گھنٹہ تک گفتگو ہونے کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ پادری صاحب اس امر پر رضامند ہو گئے۔ کہ ان کو بائبل مقدس کے محاسن بیان کرنے کا موقع دیا جائے۔ اور ہماری طرف سے مولوی صاحب قرآن حکیم کی خوبیاں بیان فرمائیں۔ چونکہ ۴ مارچ کو موسم خراب تھا اس لئے بجائے پہلی بجے کے لیکچر ڈول کا انتظام نماؤں ہال میں کیا گیا۔ لوگ کثرت سے آئے۔ جن میں عیسائی بھی بہت تھے۔ اور چند عیسائی خواتین بھی تشریف لائے۔ ان کے بیٹھنے کے لئے خاص فریضہ انتظام کیا گیا۔ گو ہال بہت

احباب اس کثرت سے تشریف لائے۔ کہ بعض کو باہر مجبوری واپس ہونا پڑا۔ اور بعض برآمدوں میں جہاں تک آواز پہنچتی تھی کھر مٹا ہے۔ لیکچر ٹھیک ساڑھے چار بجے شام شروع ہوا۔ اور پادری سلطان محمد صاحب پال کی تقریر پینتالیس منٹ تک ہوئی۔ پادری صاحب موصوف نے احمدی جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ کہ ان کو بائبل مقدس کے محاسن بیان کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ پھر آپ نے نہایت مبسوط تقریر فرمائی۔ اور توحید کے بارہ میں بائبل سے حوالہ جات پیش کر کے اس مسئلہ کو ایسا صاف طور پر بیان کیا کہ تثلیث کا لفظ ایک دفعہ بھی تمام تقریر کے دوران میں ان کے منہ سے نہ نکلا۔ آپ کے بعد مولوی صاحب کی تقریر شروع ہوئی۔ آپ نے قرآن شریف کے محاسن ایسے خوش اسلوبی سے بیان کئے کہ حاضرین نہایت محفوظ ہوئے۔ نیز قرآن کریم کا ہر ایک دعویٰ مع دلائل پیش کیا اور توحید باری تعالیٰ بیان کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے صفات کا ایسا دلکش نقشہ کھینچا۔ کہ حاضرین عالم و دہ میں نظر آتے تھے۔ پھر جو احسانات قرآن شریف نے فرقہ نسوان پر کئے۔ اور جن مظالم سے انہیں بچایا۔ وہ بیان کئے۔ مولوی صاحب موصوف نے نہایت احسن طریق پر ان خوبیوں کا ذکر بھی فرمایا۔ جو انعامات قرآن شریف کی تعلیم پر چلکر ایک مسلم اس دنیا اور آخرت میں حاصل کر سکتا ہے۔

یہ لیکچر خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے بہت کامیاب ثابت ہوا۔ اس کے بعد ۶ مارچ کو مولوی صاحب کے دو لیکچر ہوئے۔ ایک منظر خدا پر اور دوسرا مسئلہ شفاعت پر۔ حاضرین ہر روز کثرت سے آتے رہے۔ اور نہایت شوق و اطمینان سے منکر جاتے رہے۔ یہ خاکسار حکیم محمد بہاریم سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ سیالکوٹ شہر

گجرات میں عیسائیوں کے مباحثہ

پہلی گجرات کے چند پادری صاحبان سے زبانی طور پر معلوم کہ ۲۶ لغایت ۲۸ فروری ۱۹۲۸ء ان کا جلسہ ہے۔ اور پادری عبدالحق صاحب تشریف لارہے ہیں۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ ہر روز لیکچر کے خاتمہ پر ایک گھنٹہ تک سوال و جواب کا بھی موقع ہو گا۔ چنانچہ اس کے مطابق ہم نے مرکز سے مولانا المدد صاحب جالندھری (مولوی فاضل) کی تشریف آوری کیلئے اجازت حاصل کی مگر اچانک ہی ۲۵ کو تیسرے صاحب مشن سکول کی طرف سے اشتہار تقسیم کئے گئے کہ پادری صاحب تشریف لے آئے ہیں۔ اور آج رات کے پہلے بجے ان کا لیکچر ہو گا۔ اور مصلحت یہ کہ لیکچر کے مضمون سے بھی اطلاع نہ دی

پادری صاحب نے مقررہ وقت پر باطل مذہب کے مضمون پر اپنی تقریر شروع کی۔ اور چند معیار پیش کئے۔ کہ جن سے ہر باطل مذہب کی پہچان ہو سکے۔ اور ان معیاروں سے عیسائیت کو منزہ ثابت کرنے کی کوشش کی۔ اسی مضمون پر ملک عبدالرحمن صاحب فلام سیکرٹری یونگ مین ایسوسی ایشن نے کامیاب سوال جواب کئے۔ اور آیات قرآنی کے حوالہ سے ثابت کیا۔ کہ تمام نقائص سے اسلام ہی پاک ہے۔ پادری صاحب نے اس پر پردہ ڈالنے کی بہت کوشش کی۔ مگر۔ صداقت چھپ نہیں سکتی بناؤں کے اہلوسنہ حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ دوسرے دن کا مضمون "کلام الہی" تھا۔ مولانا مولوی اللہ تارا صاحب جالندھری مولوی فاضل بھی تشریف لے آئے تھے۔ پادری صاحب نے لفظی اہام سے انکار کیا مگر مولوی صاحب نے صرف دس منٹ میں بائبل کے حوالہ سے یہ ثابت کیا۔ کہ خدا تعالیٰ موسیٰ سے بولا۔ اور کہا اے موسیٰ:

اے موسیٰ جس کا جواب پادری صاحب نہ دے سکے۔ اور زبان حال سے اپنی کمزوری کا اقرار کیا:

تیسرے دن کا لیکچر "تخریب بائبل" کے مسئلہ پر تھا۔ پادری صاحب نے اپنا تمام زور اس بات پر صرف کیا کہ کلام الہی میں تخلیق ہے ہی ناممکن: سچ کچھ ناممکن" مگر مولوی صاحب نے بائبل کے حوالہ سے بتایا کہ سرزمین ان کے نیچے جو اس پر بستے ہیں نجس ہوئی کہ انہوں نے شریعتوں کو عدل کیا۔ قانون کو بدلا۔ عہد ابدی کو توڑا (ایسی عیاشیہ لکھا) علاوہ ازیں جناب مولوی صاحب نے دو مختلف سنوں کی شائع شدہ بائبلیں پیش کرتے ہوئے آیات کی ایک لمبی جوڑی فہرست پیش کی جو نئے ایڈیشن سے بالکل اڑادی گئی ہیں مثلاً ایک فرشتہ وقت بوقت اس جہنم میں اتر کر پانی پلاتا تھا سو پانی کے پینے کے بعد جو کوئی پیئے اس میں اترتا تھا۔ کیسی ہی بیماری میں گرفتار کیوں نہ ہو چنگا ہو جاتا تھا یہ آیت یوحنا ۴ بائبل مطبوعہ ۱۸۳۸ء میں موجود ہے مگر ۱۸۹۷ء میں قطعاً موجود نہیں۔ ایک دوسری فہرست میں مولوی صاحب نے وہ آیات بائبل سے پیش کیں۔ جو بعد میں ملا دی گئیں۔ مثلاً موسیٰ خداوند کی حکم کے موافق موآب کی سرزمین میں مر گیا۔ اور اس نے اسے موآب کی ایک وادی میں بیت فخر کے مقابل گاڑا۔ پر آج کے دن تک اس کی قبر کو کوئی نہیں جانتا۔ (استثنا وہ ہے) کیا کوئی عقلمند تسلیم کر سکتا ہے کہ یہ آیت حضرت موسیٰ پر ان کی زندگی میں اہم ہوئی تھی۔ ایک تیسری فہرست میں مولوی صاحب نے تناقضات بائبل بائبل کے حوالہ سے پیش کئے۔ مثلاً خدا انسان نہیں کہ جو بولے۔ نہ آدم زاد ہے۔ کہ پشیمان ہے۔ (گلتی ۳۳) مگر سمون ۱۶ میں کہا ہے خدا نر... نے داؤد کے دل میں ڈالا کہ... اس پر اس اور یہودہ کو گنہگار قرار دیا۔ تو تاریخ لکھی میں لکھا ہے: شیطان اس پر اس کے مقابلہ میں لکھا۔ اور داؤد کو بھارا کہ اسرائیل کا شاہ ہو گئے

پادری صاحب ان تینوں قہرستوں کا کچھ جواب نہ دے سکے۔ اور سوکاتب کے عذر رنگ کو پیش کیا۔ مگر جب مولانا صاحب نے فرمایا۔ کہ فن کتابت کا تعلق محض بائبل ہی سے ہے۔ یا دوسری کتب بھی کتابوں ہی سے لکھی جاتی ہیں کیا وجہ ہے۔ کہ قرآن کریم بھی کتابوں سے لکھا جائے ناؤ ایک نقطہ تک نہ بدلے۔ مگر حب انجیل مقدس حضرت کاتب لکھنے بیٹھیں تو "سہو پر سہو" ہوتا چلا جائے۔ اور پھر لطف یہ کہ "سہو" بھی ان آیتوں کے متعلق ہو۔ جن کی موجودگی نصاریٰ کے لئے مفر ہے۔ اور پھر "سوکاتب" بھی ہو۔ تو ایک لفظ غلط لکھا گیا۔ مگر یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ پوچھنا شروع سے لے کر پچھلے آیت بکھنوں سے نارودہوں۔

بالآخر پادری صاحب سخت مجبور اور لاجواب ہو کر کہنے لگے۔ کہ یہ آیات بائبل سے نکال دی گئی ہیں۔ تو پھر یہ کہو کہ بائبل محرف ہے۔ بلکہ یہ کہو کہ بائبل کم کر دی گئی ہے۔ یہ تھا عیسائیوں کے "چونی کے مناظر" کا دبی زبان سے "میر فون الکلم عن مواضع" اقرار سے ہوا ہے۔ یعنی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں۔ زلیخانے کیا خود پاک دامن ماہکنغان کا۔

چوتھے دن ۲۸ مارچ کو جو آخری دن تھا۔ مضمون لیکچر کا اعلان کیا گیا۔ جس کی وجہ گذشتہ دنوں کی شکست تھی۔ اور میں کانگریز اظہار اس طرح پر ہوا۔ کہ ہماری طرف سے تین دفعہ تحریری طور پر دریافت کیا گیا۔ مگر پادری صاحب نے جواب دینے سے انکار کر دیا۔ اس لئے عین لیکچر کے شروع ہونے پر معلوم ہوا۔ کہ آج کا لیکچر مسیح کی آمد ثانی "پر ہے لیکچر کیا تھا۔ پادری صاحب نے دل کھول کر حضرت مسیح موعود (فداہ امی والی) پر فحش اور گندے حملے کئے اور یہ اس لئے کہ غیر احمدی پبلک کو جوش دلایا جائے۔ مگر ہمارے فاضل مناظر نے اپنی پہلی ہی دس منٹ کی تقریر میں مناظرہ کا رنگ بدل دیا۔ آپ نے مسلمان پبلک کو پادری صاحب کے اس لیکچر کی غرض و نیت کو اچھی طرح واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم اپنے گھر کے جھگڑے گھر میں فیصلہ کر لیں گے۔ آج کی بحث حضرت مرزا صاحب کی صداقت انجیل سے "کے مسئلہ پر ہے۔ آپ نے پادری صاحب کے تمام لیکچر کا دندان شکن جواب انجیل کے حوالوں سے دیا۔ اور حضرت مسیح کی آمد ثانی کو ایلیاہ کی آمد ثانی سے تطبیق دے کر حضرت مسیح موعود کی صداقت کو ثابت کیا۔ اور پادری صاحب کو کھلا کھلا چیلنج دیا۔ کہ وہ انجیل سے حضرت مسیح کی دوامی پیشگوئیاں دکھائیں۔ جو پوری ہوئیں۔ ہم اس کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چار پیشگوئیاں پیش کریں گے۔

نظارت اعلیٰ کا اعلان

مجلس مشاورت کا وقت بہت قریب آ گیا ہے لیکن تا حال میرے پاس صرف چار رپورٹیں چوٹی ہیں کئی سال سے جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی سالانہ رپورٹیں مفصل بھیجیں۔ تاکہ ان کی کارروائی کو شائع کیا جائے۔ اس سال رپورٹ مشاورت میں تمام ناظران کی رپورٹیں شائع کرانی گئی ہیں۔ ان میں ناظر اعلیٰ کی بھی رپورٹ ہے۔ جس میں جماعتوں کی رپورٹوں پر تبصرہ ہوتا ہے۔ پس اس تبصرہ کے ذریعہ سے انجمنوں کی کارروائی شائع ہوتی ہے۔ غیر احمدی احباب بعض وقت ہم سے سالانہ رپورٹ مانگا کرتے ہیں۔ کہ جماعتوں کی کارروائی کا حال معلوم ہو۔ اسی غرض سے سالانہ رپورٹوں کا شائع کرنا سبب ہے۔ پس ہر جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی سالانہ رپورٹوں کی روگردانی کی روگردانی کے سامنے لائے تاکہ تنظیم جماعت کا احساس عام مسلمانوں میں پیدا ہو کر بیداری پیدا کرے۔ ذوالفقار علی خاں۔ ناظر اعلیٰ۔

افضل ایک ہزار مساجد میں

یہ تحریک کی گئی تھی کہ ہمارے احباب ماہ رمضان المبارک میں سلسلہ احمدیہ کے ارگن افضل کو ایک ہزار مساجد میں کم از کم تین ماہ جاری کرنے کا سامان کریں۔ اس پر جن احباب نے بیک کہا۔ ان میں سب سے پہلا نام پیر منظور محمد صاحب کا ہے جنہوں نے فقہ بچے نقد عطا فرمائے۔ آپ کے علاوہ مفصل ذیل احباب نے اس میں حصہ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال میں برکت دے۔ اور ان کی اس خدمت اسلام کو قبول فرمائے۔

- ۱۔ مولوی قدرت اللہ صاحب سوات
- ۲۔ میاں فادیمین صاحب منظم کالج ملتان
- ۳۔ حافظ محمد الدین صاحب سنوڑی چھوڑا
- ۴۔ ملک عزیز احمد صاحب ایبٹ آباد
- ۵۔ حاجی عبدالواحد صاحب سوداگر مسکرا ضلع مہر پور
- ۶۔ خاں عبدالرحیم صاحب حصاری۔ گڑھی حبیب اللہ
- ۷۔ میاں احمد الدین صاحب زرگر پٹی جری
- ۸۔ میاں رحمت اللہ صاحب سکرچی چک انڈسٹری جنوبی
- ۹۔ میاں عبدالکریم صاحب گوجرانولہ۔ ۱۰۔ حکیم مختار احمد صاحب شاہدہ
- ۱۱۔ بابا بوشاہ محمد صاحب کراک کھانہ۔ ۱۲۔ منشی خادم حسین صاحب مہر پور
- ۱۳۔ میاں محمد عبدالعزیز صاحب سکرچی روڈ کور

پادری صاحب نے اپنی فلسفہ دانی ثابت کرتے ہوئے ایک عربی کتاب سے کچھ عبارت پڑھی۔ چونکہ اس پر اعراب نہ تھے۔ اس لئے آپ نے عبارت غلط پڑھی۔ جناب مولوی صاحب نے آپ کی غلطی کو فوراً پکڑا۔ مگر پادری صاحب فرماتے تھے۔ کہ "دونوں طرح صحیح ہے" گویا آپ "اجتماع صدیق" کو ممکن قرار دے رہے ہیں۔

خداوند کریم کا ہزار شکر ہے۔ کہ نہایت امن کے ساتھ کامیاب گفتگو ہوئی۔ اور باوجود اس کے کہ پادری صاحب نے مولوی صاحب کے متعلق "بکواس" اور "خرافات" وغیرہ عامیانہ الفاظ کا استعمال بھی کیا۔ مگر مولانا صاحب نے نہایت مہربانہ استقلال سے ایسے الفاظ کو بالکل نظر انداز کیا۔ اور اعلیٰ تہذیب کا نمونہ پیش کرتے ہوئے اسلام کا بول بالا کیا۔ خاکسار عبدالعزیز مسکراچی تبلیغ جماعت احمدیہ ہجرت

ماہ رمضان میں یہ تعداد ایک ہزار پوری ہو جائے۔ کیا یہ انہوں کی خواہش نہیں کہ روپے گروہ سے دیگر اخبار جاری کرانا۔ تو درکنار اپنے شعبہ یا شہر کی مساجد کی خدمت سربس کے بیچنے کی طبیعت بھی گوارا نہیں کی گئی۔ یہ سب پر حاوی ہے۔ جس کو تو فیہ احمدی جماعت کے افراد سے نہیں کہا جاسکتا۔ (مہتمم تبلیغ و اشاعت قادیان)

ماہ رمضان المبارک میں فاروق بک بخینی قادیان کی کل کتب عباتی قیمت میں

محصول ڈاک
بذمہ خریدار

نام کتاب	اصلی رعایتی	نام کتاب	اصلی رعایتی	نام کتاب	اصلی رعایتی
سلسلہ کی کتابیں		شنائی ہرزہ درائی - مولیٰ شاد اللہ صاحب کی وہ تمام گالیاں روایت دارالقن سے لیکر تکی تک اس سالہ میں جمع کر دی ہیں۔ جو شاد اللہ نے حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفہ اولؑ و دیگر اراکین جماعت کو اپنے اخبار اچھڑت اور مروجہ کے ذریعہ دی ہیں۔	۱۵	۱۰	۱۵
تبلیغ رسالت سوائے جلد پنجم و ششم کے۔ جلد اول دوم - سوم - چہارم - ہفتم - ہشتم - نہم - دہم - ان جلدوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کے نایاب اشتہارات ۲۰ سے لیکر ۹۹ تک جمع کر دیے ہیں		چودھویں صدی کا یہودی مولیٰ شاد اللہ نے ایک رسالہ چودھویں صدی کا مسیح شائع کیا تھا۔ اس کے مقابلہ میں یہ رسالہ امرت سہری کی شان میں لکھا گیا ہے۔	۱۵	۱۰	۱۵
خلافت محمود - مولیٰ محمد علی صاحب امیر سیپاہی کے رسالہ مصلح موعود کا ناقابل تردید جواب		احمدی نمبر اول - یہود و نصاریٰ کے ساتھ غیر احمدی علماء کی فحاشی حضرت صلح نامہ ثابت کی گئی ہے	۱۵	۱۰	۱۵
التنقید - مولیٰ ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے رسالہ تبریح کاسکت و دندان شکن جواب		بجز حقیقت - محمد علی منوگیری علیہ ما علیہ کے سریدو کے ایک رسالہ کا جو حضرت اقدس کے خلاف شائع ہوا تھا تحقیقی جواب	۱۵	۱۰	۱۵
صاوق کلمات - مولیٰ شاد اللہ صاحب امرتسری کے رسالہ ہفتات مرزا کا جواب لا جواب		تنقید صحیح - فرقہ بابی نے ایک رسالہ سلسلہ محمد کے خلاف لکھا یہ ثابت کرنے کی بے سود کوشش کی تھی کہ وہی مسیح دو وجود ہیں۔ ایک علی محمد باب اور دوسرا بہاء اللہ۔ اس کے جواب میں مولیٰ جلال الدین صاحب شمس بلخ دمشق نے یہ لا جواب رسالہ لکھا ہے جس کی تردید بابیوں سے نہ ہو سکی۔ بابی مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے یہ رسالہ عجیب ہے۔	۱۵	۱۰	۱۵
فیصلہ الہی - مولیٰ شاد اللہ صاحب کا آخری فیصلہ اور اس کی اصل حقیقت کا انکشاف		اذہان الباطل - مولیٰ محمد علی صاحب امیر سیپاہی کے رسالہ عقائد جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت و رسالت حقیقی کا اقرار ہے۔	۱۵	۱۰	۱۵
مرقع شنائی - مولیٰ شاد اللہ صاحب امرتسری کا وہ پرچہ اخبار جس میں امرتسری نے مباہلہ سے انکار کیا تھا۔ فیصلہ خدائی برمسلمات شنائی - امرتسری کے مسلمات پر غدا نے جو آخری فیصلہ فرمایا۔ کہ شاد اللہ زندہ رکھ کر حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کو ثابت کر دیا۔ اس کی مکمل بحث اور اس کے ساتھ حضرت اقدس کے اصل خط کا عکس اتار کر شامل کیا گیا ہے۔		مداہیات زرین - حضرت خلیفۃ المسیح ایڈ اللہ نے مبلغین اسلام و سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے جو مکمل ہدایات فرمائی ہیں۔ وہ اس میں درج کی گئی ہیں۔ ہر ایک احمدی کو جو شوق تبلیغ رکھتا ہے۔ اس ہدایت نامہ کا ہر وقت اپنی جیب میں رکھنا ضروری ہے۔ اور اس کے مطابق تبلیغ کرنے سے کبھی ناکامیابی نہیں ہوگی۔ حضورؐ کی خواہش ہے۔ کہ ہر ایک احمدی جو خدا اس پر عمل کرے۔	۱۵	۱۰	۱۵
کلماء حلفت - ندوۃ العلماء نے علماء سلف نام سے ایک کتاب شائع کی جس میں گذشتہ علماء کے اخلاق اور دنیاوی کے نونے پیش کئے گئے تھے۔ خاکسار ایڈیٹر فاروق نے اس کتاب کا مصرع شائی "علماء حلفت کے نام سے لکھا موجودہ علماء بیدینی اور شرارتوں اور اخلاقوں کا صحیح نوٹو اتار کر پیش کے دکھا دیا۔ کہہ سکتے ہیں کہ وہ تھے غلط انکے یہ ہیں شنائی فرار اور مباہلہ سے انکار۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے جب امرتسری کو مباہلہ کیلئے لکھا۔ امرتسری نے ہنسیہ مار کیا اور فرار۔ اور کبھی اس فیصلہ کی طرف نہ آیا۔ اس مال میں کچھ حالات شاد اللہ صاحب کے ہیں۔		بہاوت اللہ کے جوابات - غیر احمدیوں کے علماء نے جو سب سے بڑے دس سوالات ایسے کئے تھے۔ جن کا جواب انکے خیال میں سلسلہ نہیں دے سکتا تھا انکے مکمل مفصل درمل ایسے جواب لکھے گئے ہیں۔ کہ انشاء اللہ قیامت تک نہ جو بیٹنگے۔ چند نسخے باقی ہیں۔ جلد سکاؤر بیکر کتابستان	۱۵	۱۰	۱۵
مذہب حلفت - ندوۃ العلماء نے علماء سلف نام سے ایک کتاب شائع کی جس میں گذشتہ علماء کے اخلاق اور دنیاوی کے نونے پیش کئے گئے تھے۔ خاکسار ایڈیٹر فاروق نے اس کتاب کا مصرع شائی "علماء حلفت کے نام سے لکھا موجودہ علماء بیدینی اور شرارتوں اور اخلاقوں کا صحیح نوٹو اتار کر پیش کے دکھا دیا۔ کہہ سکتے ہیں کہ وہ تھے غلط انکے یہ ہیں شنائی فرار اور مباہلہ سے انکار۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے جب امرتسری کو مباہلہ کیلئے لکھا۔ امرتسری نے ہنسیہ مار کیا اور فرار۔ اور کبھی اس فیصلہ کی طرف نہ آیا۔ اس مال میں کچھ حالات شاد اللہ صاحب کے ہیں۔		مداہیات زرین - حضرت خلیفۃ المسیح ایڈ اللہ نے مبلغین اسلام و سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے جو مکمل ہدایات فرمائی ہیں۔ وہ اس میں درج کی گئی ہیں۔ ہر ایک احمدی کو جو شوق تبلیغ رکھتا ہے۔ اس ہدایت نامہ کا ہر وقت اپنی جیب میں رکھنا ضروری ہے۔ اور اس کے مطابق تبلیغ کرنے سے کبھی ناکامیابی نہیں ہوگی۔ حضورؐ کی خواہش ہے۔ کہ ہر ایک احمدی جو خدا اس پر عمل کرے۔	۱۵	۱۰	۱۵
مذہب حلفت - ندوۃ العلماء نے علماء سلف نام سے ایک کتاب شائع کی جس میں گذشتہ علماء کے اخلاق اور دنیاوی کے نونے پیش کئے گئے تھے۔ خاکسار ایڈیٹر فاروق نے اس کتاب کا مصرع شائی "علماء حلفت کے نام سے لکھا موجودہ علماء بیدینی اور شرارتوں اور اخلاقوں کا صحیح نوٹو اتار کر پیش کے دکھا دیا۔ کہہ سکتے ہیں کہ وہ تھے غلط انکے یہ ہیں شنائی فرار اور مباہلہ سے انکار۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے جب امرتسری کو مباہلہ کیلئے لکھا۔ امرتسری نے ہنسیہ مار کیا اور فرار۔ اور کبھی اس فیصلہ کی طرف نہ آیا۔ اس مال میں کچھ حالات شاد اللہ صاحب کے ہیں۔		مداہیات زرین - حضرت خلیفۃ المسیح ایڈ اللہ نے مبلغین اسلام و سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے جو مکمل ہدایات فرمائی ہیں۔ وہ اس میں درج کی گئی ہیں۔ ہر ایک احمدی کو جو شوق تبلیغ رکھتا ہے۔ اس ہدایت نامہ کا ہر وقت اپنی جیب میں رکھنا ضروری ہے۔ اور اس کے مطابق تبلیغ کرنے سے کبھی ناکامیابی نہیں ہوگی۔ حضورؐ کی خواہش ہے۔ کہ ہر ایک احمدی جو خدا اس پر عمل کرے۔	۱۵	۱۰	۱۵

۲۹ ہدایات زرین - حضرت خلیفۃ المسیح ایڈ اللہ نے مبلغین اسلام و سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے جو مکمل ہدایات فرمائی ہیں۔ وہ اس میں درج کی گئی ہیں۔ ہر ایک احمدی کو جو شوق تبلیغ رکھتا ہے۔ اس ہدایت نامہ کا ہر وقت اپنی جیب میں رکھنا ضروری ہے۔ اور اس کے مطابق تبلیغ کرنے سے کبھی ناکامیابی نہیں ہوگی۔ حضورؐ کی خواہش ہے۔ کہ ہر ایک احمدی جو خدا اس پر عمل کرے۔

۲۹ ہدایات زرین - حضرت خلیفۃ المسیح ایڈ اللہ نے مبلغین اسلام و سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے جو مکمل ہدایات فرمائی ہیں۔ وہ اس میں درج کی گئی ہیں۔ ہر ایک احمدی کو جو شوق تبلیغ رکھتا ہے۔ اس ہدایت نامہ کا ہر وقت اپنی جیب میں رکھنا ضروری ہے۔ اور اس کے مطابق تبلیغ کرنے سے کبھی ناکامیابی نہیں ہوگی۔ حضورؐ کی خواہش ہے۔ کہ ہر ایک احمدی جو خدا اس پر عمل کرے۔

بچوں کی طبیعت اور بیماریوں کی علاج

جو اولاد حاصل کرنے کی آرزو میں سینکڑوں روپیہ
استداری حکیموں کی نذر کر کے بھی کامیاب نہیں ہوئے
ہیں مفصل حالات لکھیں۔ ان کی مراد خدا تعالیٰ کے فضل
سے پوری ہوگی۔ جو اب کے لئے جو ابی کارڈیا کٹ
آنا ضروری ہے۔

شیخ مشتاق احمد جالندھری مہتمم یونیورسٹی کراچی

تخفجات شیرخیز لظہیر

پیارے ناظرین اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ
اس وقت ایجنسیوں۔ دوکانوں۔ گھنٹیوں کی کمی نہیں ہے
براہ کرم ایک دفعہ بطور آزمائش کے ذیل کی چیزوں میں سے
کوئی چیز منگنا کر ملاحظہ فرمائیں۔ ناپسند آنے پر ایجنسی علانیہ
واپس لینے کے لئے تیار ہے۔ قیمت ایجنسی صفت۔

کابل نواریا دکن ۱۹۲۸ء نہایت خوبصورت ۲۳ ۱/۲ گروٹون ایک
سیرخیز قیمت موصولہ ایک شے۔ زعفران خالص مٹلہ پیر فی تولہ
مکلی نیشہ جنگلی مٹلہ۔ خالص فی سیرخیز مٹلہ۔ مٹلہ۔

زیر سیاہ عمدہ فی سیرخیز ہے۔ سلاجیت کلکتہ فی تولہ
زعفران خالص درجہ اول فی تولہ ہے۔ بھیدانہ خالص شیرین
فی سیرخیز لکھنؤ۔ اجران خراسانی یعنی بدر الشیح فی سیرخیز
کا۔ مہیرا چینی مٹلہ۔ مٹلہ۔ مٹلہ۔ مٹلہ۔ مٹلہ۔ مٹلہ۔

صدقات خطائی خالص ۴۸۔ ۴۸۔ ۴۸۔ ۴۸۔ ۴۸۔ ۴۸۔ ۴۸۔ ۴۸۔
فی تولہ۔ چائے سبز لٹلہ قسم فی سیرخیز۔ مغز بادام شیرین
۴۸۔ فی سیرخیز۔ مغز بادام لکھنؤ۔ فی سیرخیز۔ مغز بادام
فی سیرخیز ۸۔ وندا سہا خروٹ فی سیرخیز ۸۔

مندرجہ اشیا بدلیہ وی۔ پی پارسل ارسال
خریدت ہوگی۔ محصول علاوہ ہوگا۔ تاجران کے لئے خاص
رعایت ہے۔ جو اشیا ناپسند ہوں۔ واپس کر سکتے
ہیں۔

محمد نصر اللہ خان احمدی ملتان

کشمیر اسلام آباد

قرآن شریف ترجمہ بہار تفسیر قرآن

رعایتی قیمت پانچ روپیے +
سیرت النبی کے مسکچ کی طیاری کے لئے بہترین کتاب
حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصنفہ

سیرت النبی

قیمت مجلد ڈو روپیے +

ہندو مسلم مساوات

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا عظیم الشان مسکچ
رعایتی قیمت چھ آٹھ روپیے

عقائد احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات کا لطیف خلاصہ
رعایتی قیمت چار آٹھ روپیے

کتاب محمد قاریان

احمدیہ

کانام

حافظ اٹھرا گولیاں

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے
حل کر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو عوام اٹھرا کہتے
ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب
شاہی حکیم کا مجرب اٹھرا کسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپ کی
جرب و مقبول و مشہور ہیں۔ اور ان گھروں کا چراغ ہیں جو اٹھرا
کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ وہ غامبی گھر آج خدا کے فضل سے
بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان لائق گولیوں کے استعمال
سے بچے ذہین اور خوبصورت اور اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا
ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔
قیمت فی تولہ پیم۔ شروع حل سے آخر فصاحت تک فرمایا تو
خرچ ہوتی ہیں۔ ایک دفعہ منگائے پر فی تولہ مٹلہ لیا جائیگا +

عبدالرحمن کاناغانہ رحمانی قاریان پشاور

عجیب و الغیب

طالب علموں لیکنچاروں دیگر اصحاب تحریر و تقریر میں
بہاوت معترف اور بار بار ذمہ کی آزمودہ مستقل طور پر دل و دماغ
کو طاقت پہنچا کر حافظہ کی قوت کو بحال ہی نہیں بلکہ ہمیشہ
کے واسطے قائم رکھنے والی اور بے خطا ایجاد ہے۔ اس کے استعمال
سے صرف ایک مہینے میں قوت ذہنی کے علاوہ جسم کی تیاری میں
حیرت انگیز تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ علاوہ اس کے مصنفی خون اور
مقوی اعصاب بھی ہے جس نے ایک دفعہ آزمائش کر لی ہے وہ ہمیشہ
کے لئے جسم استھار بن گیا ہے۔ نمونہ موصولہ ایک سو دو روپے کے مٹلہ
مفت طلبہ میں قیمت ایک ہفتہ کا کورس کا۔ دو ہفتہ کے لئے پانچ روپیے کا۔
لٹلہ کا پتہ۔ مینجری سٹریٹ کراچی۔ مال روپہ غلیع انبالہ پشاور۔

الفصل میں استھار دینا بہت مفید ہوگا
کیونکہ اسے ہندوستان اور ہندوستان سے
باہر کے ہزاروں مختلف الاحوال لوگوں کے
شوق سے پڑھتے ہیں۔ مینجری

بہروں کی شتولی کسان

بہت سے لوگ بالخصوص وہ جو بھارت میں۔ یا جن کے دماغوں میں
خوف محسوس ہوتا ہے۔ یا ناک میں آواز آنے کی بیماری ہے
یہ معلوم کر کے بہت خوش ہونگے۔ کہ حال ہی میں ایک چھوٹا
اور نہایت ہی مفید آلہ ان بیماریوں کے مستقل علاج کے
لئے دریافت ہوا ہے۔ جسے ٹینیٹس کہتے ہیں۔ اس آلہ کے
ذریعہ اس وقت تک سینکڑوں ان بیماریوں کے شدید اور
لا علاج بیمار شفا پا چکے ہیں۔ اگر کوئی ان بیماریوں کا مبتلا
مزید معلومات اس آلہ کے متعلق حاصل کرنا چاہے۔ تو سیکرٹری
سے خط و کتابت کرے۔ جو خوشی سے ان کو مکمل معلومات بعد
شہادتوں اور اخراجات کے نوٹوں کے ہم پہنچا دینگا۔ پھر
قیمتی وقت بچانے کے لئے یہ آلہ فوراً ہی سامان اور ادویات
کے ۹ روپیہ کا منی آرڈر آنے پر ہرگز پر بھیجا جا سکتا ہے۔
فرمائش کے وقت اس اخبار کا حالہ ضرور دیں +

Lavmalene Co. &
Kent. England

استھار است کے ذمہ دار خرمشہ۔ ہندوستان کے افضل

ہندوستان کی خبریں

نئی دہلی ۱۳ مارچ - مسٹر اینڈرسن ایڈیشنل مجسٹریٹ نے آج اس مقدمہ کا فیصلہ سنایا جس میں ہندوستان ٹرانسپورٹ ریورسٹریٹ میں لال اس الزام میں ماخوذ تھے۔ کرائسٹوں نے اپنی اس کے اجلاس میں سر پائل بلیکٹ آرن ماریات حکومت ہند کے سربراہ اناچی کس پیسٹریٹ کا مجسٹریٹ نے ملزم کو دفعہ ۳۵۳ (تقریرات) کی بجائے دفعہ ۳۵۲ کے ماتحت مجرم قرار دیا۔ اور اسے دو صد روپیہ جرمانہ بصورت عدم ادائیگی جرمانہ تین ماہ قید محض کی سزا دی۔

دہلی ۱۰ مارچ - افغانستان سے جو اخبارات یہاں پہنچے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کابل میں دوسری بار بہت زیادہ برف باری ہوئی۔ تین دن اور تین رات لگاتار برف پڑتی رہی جس سے وہ ۳۳۰-۳۴۰ انچ اونچی ہو گئی۔ کابل میں قحط کے حالات پائے جاتے ہیں۔ جانوروں کی کمی کی وجہ سے کئی بوچڑوں کو اپنی دوکانیں بند کرنا پڑی ہیں۔ میونسپلٹی کے صدر کے حکم کے مطابق کئی بوچڑے گرفتار کئے گئے ہیں۔

نئی دہلی ۱۰ مارچ - اسٹین کیٹی کی رپورٹ کی سفارشات کو نامنظور کر دینے پر سٹریٹس کے حکومت کے رویہ کی مذمت کرنے کے لئے التوالے اجلاس کی تحریک پیش کی۔ تحریک مذکورہ تقریباً ایک گھنٹہ بحث ہوئی۔ ۱۰۱۱ کے مقابلہ میں ۷۰ ووٹوں سے تحریک پاس ہو گئی۔

لاہور ۱۳ مارچ - آج پچھلے بعد دوپہر کے قریب جھکیاں سکلنگران نزد گورنمنٹ پرائس میں نوزائیک آتشزدگی کی واردت ہوئی۔ یہ جھپڑ ایک میدان میں ڈالے گئے تھے اور قدر اور میں پچاس ساڑھے تھے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک صورت نے اپنے خاندان سے لڑاکر چھپر کوہ یا اسلامی لگادی۔ ان کی آن میں آگ نے بہت سی جھکیوں پر قبضہ جمایا۔ دوسری سکیلنگر میں موقوفہ ریورج گئے۔ تیس کے قریب جھکیاں جھکر خاک سیاہ ہو چکی تھیں۔ فائر انجنوں نے باقی جھکیوں کو بجایا۔

لاہور ۱۳ مارچ - آج ہائیکورٹ کے بیچ کے اجلاس میں پورٹ چند دھال کے قائل کا لاکا کی اپیل کا فیصلہ سنایا گیا۔ عدالت سیشن سے ملزم کو کانسے پانی کی سزا ہونی تھی۔ عدالت اپیل نے کانسے پانی کی بجائے ملزم کو پھانسی کا حکم دیا۔

لاہور ۱۳ مارچ - پٹن دین اور لال دین کی اپیل کا فیصلہ سنایا گیا۔ ملزمان کے خلاف الزام ہندوستان کے انہوں نے گذشتہ شب رات لاہور میں لال نام لال سے

ہمارے ہوں پر حملہ کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لال نام لال سواری کا ملازم محمد حیدر مارا گیا۔ اور لال نام لال کو بھی ضربات آئیں۔ عدالت سیشن سے ملزمان کو زبردستی ۳۳۲ تقریرات ہند ساڑھے چار سال قید سخت کی سزا دی تھی۔ عدالت اپیل نے سزا کو بحال رکھا۔

لاہور ۱۳ مارچ - آج ساڑھے چار بجے شام کے آل انڈیا مسلم لیگ انجمن اسلامیہ اور انجمن حمایت اسلام کی طرف سے ایک وفد سائین کمیشن کے پاس ان کے جائے قیام واقعہ دفتر ترقی و ترقی ریلوے ایلیمنس روڈ میں گیا۔ اس وفد میں سر عبدالقادر، سر محمد شفیع، ذاب سردار فقار علی خاں سر محمد اقبال، ذاب محمد علی کے علاوہ اور بھی کئی اہم صحابہ شامل تھے۔

لاہور ۱۳ مارچ - آج سائین کمیشن عدالت عالیہ لاہور میں گیا۔ اور ڈویژنل بیج کی کارروائی کا ملاحظہ کرتا رہا۔ یہ بیج مرشدی لال چھپ چھپ اور سر جسٹس ہاؤس پر منتقل تھا۔

چھ دنوں کی ہڑتال کے بعد کلکتہ کے خاکروب جنہوں نے گذشتہ التوار کو کام سونپ کر دیا تھا۔ کام شروع کرنے پر راضی ہو گئے۔

دہلی ۱۳ مارچ - آج اسمبلی میں بیڈت موتی لال نہرو نے سائین کمیشن کے اخراجات کے مطالبہ کو نامنظور کرنے کی تحریک پیش کی۔ ۵۹۷ واؤں کے مقابل ۹۹ واؤں سے پاس ہو گئی۔

ایسٹریک ٹیولڈت کے سلسلہ میں واپسی ٹکٹ ۳۳ مارچ سے ۹ اپریل تک جاری کیے جائیں گے جن کی میا ۳۰ اپریل تک ہوگی۔ - - - - - کر ایہ میں مندرجہ ذیل رعایتیں ہوگی۔

۱	کرایہ میں واپسی ٹکٹ
۱	انٹر کلاس
۱	تھریڈ کلاس

لاہور ۱۳ مارچ - آج پنجاب کونسل میں نرغزل حسین نے سائین کمیشن سے ملکر کام کرنے کے لئے سات نمائندوں کی ایک کمیٹی مرتب کرنے کی تحریک پیش کی۔ دو تیسے پر یہ تحریک کثرت رائے سے منظور ہو گئی۔

نائب ۳۰ مارچ - آج جلگت گورنمنٹ کے اجلاس میں مس لڑکی سندھی کی رسم ادا کی۔ اس موقع پر کشمیر الیٹ اور ہندو موجود تھے۔ نیز بہت سے یورپین اور ہندو مسیحی سیاح بھی شامل تھے۔ مس لڑکا منہ واد نام دیوی شرمیتھا رکھا گیا ہے۔ وہ سندھی کیرت مندو اد لباس پہنے تھی۔ اور نئے نئے پیر تھی۔

مالک غیر کی خبریں

دولت جمہوریہ ترکیہ نے ان روسی پناہ گزینوں کو جو قزاقوں نے ترکی میں آباد ہیں حکم دیا ہے کہ وہ ۶ فروری ۱۹۱۹ تک اپنے وطن چلے جائیں۔

لندن ۱۰ مارچ - ملک حبش کے نائب السلطنت شہزادہ اس لطفاری کی فوجوں لڑکی شہزادی یا شمع بیت "سو اپنی دایہ کے آج صبح تھریٹنگھم میں ملک معظم اور ملکہ معظمہ کی آمد میں پیش کی گئی۔

نیویارک ۱۰ مارچ - اعلان کیا گیا ہے کہ نیویارک کی فاکس براؤس بین الاقوامی کارپوریشن کو ترکی گورنمنٹ نے ۱۵ میل ریلوے لائن تعمیر کرنے کا ٹھیکہ ۶ کروڑ ڈالر میں دیا ہے۔ اس ٹھیکہ میں دریادوں کے بند بنانا، ڈام باؤں کا جدید نمونہ کی گودی بنانا۔ اور بنیادیں اور سائون میں مال اتارنے پر دیکھانے کے سے سہولتیں مہیا کرنا بھی داخل ہیں۔

مائیوڈی جنیر (امریکہ) ۱۱ مارچ - سان ٹوس کا ایک پیغام منظر ہے کہ کوہ مراطہ کے ایک بیک نیچے آجائے سے تین صد اشخاص بلے کے نیچے دب کر مر گئے۔ اور متعدد سکانات ہوئے غاک ہو گئے پہاڑ رات کے وقت ایک بیک نیچے آگرا۔ ناعال ایک سو چالیس نعشیں برآمد ہو چکی ہیں۔

لندن ۱۱ مارچ - اس ہفتے برطانیہ میں ساہیبا جیسا موسم رہا۔ ملک کے ہر گوشے میں زبردست برف باری ہو رہی ہے۔ بلکہ بعض جگہ تو ایک ایک ڈنٹ گہری برف کی تہ جمی ہوئی ہے۔ ریلوں پر آمدورفت کا سلسلہ تہ ہے۔ جصل کا موسم ہونے کے باعث کسانوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔

لندن ۱۳ مارچ - کن ہائیڈ نے آج سپر کو پرواز کی کوشش کی۔ مشین سمندر میں غرقاب ہو گئی۔ فوراً امداد کا بند کیا گیا۔ مگر ہنوز کچھ تہ نہیں چلا۔

بہی ۱۳ مارچ - مشہرہ ریاد اور ملکہ انجانان نے آج ساحل نکلتان پر نزول فرمایا۔ سرکاری طور پر نکلتان استقبال اور بے نظیر خیر مقدم کیا گیا۔ شہزادہ ولیم اور نکلتان دیش کاروکی فوجی ہونے پہنے ہوئے استقبال کیے موجود تھے۔ اس وقت باہر انجانوں کا قومی گیت گایا تھا۔ کاروان کا ملاحظہ کرنے کے بعد بلدیہ ڈور کا سپاسنامہ قبول فرمایا۔ لندن کے ڈیوٹی سٹیشن پر شاہ جارج اور ملکہ میری بارک اور کنگ کے شہزادوں اور ان کی بیگم کے ہمراہ استقبال کے لئے موجود تھے۔ شاہ جارج پیچھے جوفیلڈ مارشل کالباں پہنچے ہوئے تھے۔ پرتگال خیر مقدم کیا۔ ملکہ معظمہ نے ملکہ میری سے مصافحہ کیا۔ اس آج

ان میں سے ایک ہے جو اس وقت تک ہندوستان میں نہیں آئی۔ ان میں سے ایک ہے جو اس وقت تک ہندوستان میں نہیں آئی۔ ان میں سے ایک ہے جو اس وقت تک ہندوستان میں نہیں آئی۔

حضرت زبیر الدین محمود صاحب خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے فرمودہ رسالہ ان شریعت و...

قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ

وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔ اور تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنایا۔ مگر تم قصور اہی شکر کرتے ہو

قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ

اسی نے تم کو پیدا کیا زمین میں۔ اور اسی کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے منکروں نے کسی بات سے

وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ

اور کہنے لگے اچھا ہم تباہ ہو جائیں مگر کب ہوں گے اگر تم سچے ہو۔ تو تباؤ

قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ

تو کہہ دے مجھے علم نہیں۔ اس بات کا علم اللہ ہی کو ہے۔ مجھے صرف اتنا بتایا گیا ہے۔ کہ ایسا ہوگا

فَلَمَّا دَاوَاهُ ذُلْفَةُ سَيِّئَتْ وَجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدْعُونَ

اور میں تو نہیں سمجھانے آیا ہوں۔ عذاب دینا خدا کا کام ہے۔ میرا نہیں ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی لوگ اعتراض کرتے۔ کہ اگر مخالفت عذاب آتا ہے۔ تو وقت گھنٹہ منٹ تباؤ

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِ اللَّهُ مَنْ مَعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابِ أَلِيمٍ

جب اسے قریب آیا کہیں تو کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے۔ اس وقت انھیں کہا جائے گا۔ یہ ہے جو تم مانگتے تھے

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِ اللَّهُ مَنْ مَعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابِ أَلِيمٍ

کہو۔ اب تباؤ تو سہی اللہ اگر مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کرے یا رحم کرے تو کافروں کو درد ناک عذاب سے کون بچاے گا۔ فرمایا:۔ میرا اور میرے

ساتھیوں کا انجام اچھا ہو۔ یا برا۔ اسے تو جانے دو۔ یہ دیکھو تمہارا انجام کیا ہو نیوالا ہے۔ تم پر جو عذاب آنے والا ہے۔ اس سے بچو

قُلْ هُوَ الرَّحْمَنُ أَمَّنَابُهُ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا

کہو وہی رحمان ہے جس پر ہم ایمان لائے ہیں۔ اور انہی پر

ہمارا توکل ہے

فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ
آپ کو رحمان کے سپرد کر دیا۔ تو پھر ممکن نہیں۔ کہ ہم گمراہ ہوں۔ غنقریب معلوم ہو جائے گا۔ کہ کون کھلی گمراہی میں ہے

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَّعِينٍ
کہو۔ اگر پانی سوکھ جائے۔ تو کون آتا ہے۔ پینے والا پانی کہاں سے آتا ہے۔ اللہ ہی بھیجتا ہے۔ پھر جب تم یہ پانی پیدا نہیں کر سکتے۔ جس کے ذوقاؤ دنیا میں موجود ہیں۔ تو وہ پانی جو خدا کے قبضہ میں ہے اس کے لئے کس طرح کہتے ہو کہ ایک دفعہ مل چکا۔ آئندہ ہم خود بخود دینا لیا کریں گے۔ یعنی اب ہمیں وحی اور الہام کی ضرورت نہیں۔ ہم خود اپنے لئے مفید باتیں نکال سکتے ہیں

سورة لقم رکوع اول

پچھلی سورۃ کی آفری آیت قل ارايتم ان اصبح ماؤکم غورا فمن ياتيکم بماء معین میں خدا تعالیٰ نے یہ بتایا تھا۔ کہ جب الہام کا پانی سوکھ جاتا ہے۔ تو خدا ہی لاتا ہے۔ اس مضمون کی مناسبت سے اس سورۃ میں الہام کے متعلق فرماتا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ
کہو اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بار بار رحم کرنے والا اور مہربان ہے
قسم ہے ان کی اور قسم ہے قلم کی اور اس کی جس کو وہ لکھتے ہیں۔

وزن حروف تہجی میں سے ایک حرف ہے۔ اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ جس طرح پہلے بعض حروف کو اللہ تعالیٰ نے بطور شہادت پیش کیا۔ اسی طرح وزن کو کیا ہے۔ لیکن وزن لفظ بھی ہے۔ جس کے معنی دوات اور پھل کی ہے۔ چونکہ آگے قلم کا لفظ ہے۔ اور پھل اور قلم کا آپس میں کوئی جوڑ نہیں۔ اس لئے یہ معنی ہوئے۔ کہ دوات اور قلم اور وہ جو کھا جاتا ہے۔ اس کی قسم۔ کس بات کے لئے قسم

مَا أَنْتَ بِنِعْمَةٍ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ
تو اپنے رب کی نعمت سے مجنون نہیں

یہ نہ صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ہونے کی دلیل ہے۔ بلکہ آپ کے خاتم النبیین ہونے کی بھی دلیل ہے۔ اور اس میں کئی پیشگوئیاں ہیں۔

۱) یہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کے بعد تحریر کا کام بیت پر ڈھالے گا۔ اگر یہ پیشگوئی کوئی اور رسول لے گا۔ تو کہتے قیاس سے اس نے

کردی۔ کیونکہ ان سالک میں علم کا چرچا بڑھ رہا تھا۔ مگر یہ اس ملک میں کہا جا رہا تھا چلا پڑھنا کھانا لوگ معمولی نہیں بلکہ ادنیٰ بات سمجھتے تھے۔ اور اسے ذلیل مہینہ قرار دیتے تھے۔ اور نہ کھنے کو فخر سے بیان کرتے تھے۔ چند آدمی سیاسی ضروریات کے لئے کھانا سیکھتے تھے۔ ورنہ شرفاء کے لئے یہ کام پسند نہ کیا جاتا تھا پس وہ ملک جہاں تخریر کا کام ذلیل چیز سمجھی جاتی تھی۔ جہاں علمی باتیں زبانی یاد رکھنا فخر سمجھا جاتا تھا۔ اور سوائے ان معاہدوں کے جو دشمن سے ہوں۔ کسی اہم بات کا کھانا پسند کیا جاتا تھا۔ وہاں تخریر کے متعلق ایسی قوم میں پیش گوئی کرنا کہ یہ بہت ترقی کر جائے گی۔ یہ خدا کا ہی کام ہو سکتا ہے۔ ایسا نماز میں۔ پریس نے ن والقلم کو انتہا تک پہنچا دیا۔

اس پیش گوئی سے یہ مراد تھی۔ کہ ایک زمانہ آئے گا۔ جب ہر قسم کے علوم میں ترقی ہو جائے گی۔ اور ان علوم ذریعہ نبی کی صداقت ثابت ہوگی۔ چنانچہ موجودہ زمانہ میں علم قاذن۔ علم فلسفہ۔ علم الاخلاق۔ علم دیانت۔ علم سائنس وغیرہ سان کے ذریعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتوں کو جب پکھا جاتا ہے۔ تو اس طرح آپ کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔

پس جب خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا: ن والقلم وما یسطرون تو اس سے یہ بتایا کہ ان علوم کی کتابیں کثرت سے لکھی جائیں گی۔ مختلف علوم جن سے نبوت کو پرکھا جاسکتا ہے۔ ان پر کتابیں بھی جائیں گی۔

تو فرمایا: ہم اب جیکہ بکھنے کے کام کو کوئی وقعت حاصل نہیں۔ بلکہ ادنیٰ کام سمجھا جاتا ہے۔ اس رسول کی شہادت کے طور پر دوات اور قلم اور اس سے جو لکھا جائے گا۔ پیش کرتے ہیں۔ کہ اس سے یہی ثابت ہوگا۔ تو بڑا عقل مند ہے۔ اور کوئی عقلمند تجھے مجنون نہ کہے گا۔

آگے فرمایا :-

وَاِنَّ لَكَ لَاجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ

وَ اِنَّكَ لَعَلٰی خُلِقْتَ عَظِيْمًا

اور تیرے لئے بہت بڑا اجر ہوگا۔ جو کبھی کبھی گناہ نہیں تیرے یہ کہ تجھے کوئی شخص جھوٹا اور فریبی نہ کہہ سکیگا۔

تیرے اخلاق کی عظمت سب کو تسلیم کرنی پڑے گی۔

اس آیت کو اگر ایک طرف رکھا جائے۔ اور پچھلی تین صدیوں میں جو یورپ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائف اور اسلام کا حال لکھا گیا ہے۔ اسے دوسری طرف رکھا جائے۔ تو یوں معلوم ہوتا کہ یہ اس کا نقشہ ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک زمانہ میں (نعوذ باللہ) یا گل اور بدترین مخلوق قرار دیا گیا۔ اور ڈیڑھ سو سال تک ایسا ہی لکھا جاتا رہا۔ لیکن جوں جوں علم کی تحقیقات ہوتی گئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائف پر غور کیا گیا تو لوگوں میں آپ کے متعلق موازنہ کی تحریک پیدا ہوئی۔ اکتوبر نے یہ دیکھنا شروع کیا۔ کہ حضرت موسیٰ نے کیا کیا۔ اور حضرت عیسیٰ نے کیا کیا۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا کیا۔ جب اس طریق سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا موازنہ کیا گیا۔ تو لوگوں نے کہہ دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جیسا کہ آدمی نہ تھا۔ انہوں نے پادریوں کی باتوں کا انکار کر دیا۔ اور کہہ دیا تم جھوٹے ہو۔ وہ انسان جھوٹا نہیں۔ جسے تم جھوٹا کہتے ہو۔ اسپر پادری گھبرائے۔ اور پھر وہ

ہر پادری جو کتاب لکھتا۔ وہ یہ لکھتا آپ جھوٹے نہ تھے۔ مگر آپ کے دماغ میں نقص تھا۔ مگر پہلے دور ترقی کے بعد جب خدا تعالیٰ نے اور علوم کھلوائے۔ اور بڑے بڑے سائنس دان جوان علوم کے ماسٹر کہلاتے تھے۔ انہوں نے شہادت دی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دماغ میں کوئی نقص نہ تھا۔ بلکہ بے نظیر دماغ تھا۔ کیونکہ جو کچھ اس نے بتایا۔ وہ اب علوم کی تحقیقات سے ثابت ہو رہا ہے۔ چنانچہ ایک شخص کاک نے شہادت دی۔ کہ میں نے جب دیکھا کہ کتے کے متعلق محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کہا ہے۔ اگر کسی برتن میں کتا منہ ڈالے۔ تو اسے مٹی سے دہونا تو مجھے خیال آیا۔ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یونہی نہیں کہتے والا۔ ضرور ہے۔ کہ مٹی میں ایسا جز دہو۔ جو کتے کے زہر کا علاج ہو۔

اس بات کو مدنظر رکھ کر جب میں نے تحقیقات کی۔ تو یہ بات ثابت ہو گئی۔ اس قسم کے لوگوں نے جب کہا۔ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہرگز مجنون نہیں تھا بلکہ علم دماغ رکھنے والا تھا۔ تو اب موجودہ روش اہل یورپ کی یہ ہے۔ کہ کہتے ہیں۔ سارے مذاہب میں سچائی ہے۔ حضرت عیسیٰ نے بعض سچائیاں بیان کیں۔ حضرت موسیٰ نے بھی بعض صدائیں ظاہر کیں۔ اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی صدائیں ظاہر کیں۔ گویا اب تک یہ دور ہے تو ثابت ہو گئے کہ آپ مجنون نہ تھے (۱۳) جھوٹے نہ تھے۔ اب تیسری بات رہ گئی۔ جو ان کتاب کا جو انعمیہ ممنون میں بیان کی گئی ہے اور یہ ختم نبوت ہے۔ دیگر مذاہب والے کہتے ہیں۔ سب مذاہب میں سچائیاں تھیں اور اسلام میں بھی سچائیاں ہیں۔ ہم کہتے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ مگر باقی سب مذاہب کی سچائیاں کٹ جانے والی ہیں۔ صرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باقی رہیں گی۔ ایسا اس بات کا ثابت کرنا احمدیوں کا کام ہے۔ چنانچہ کام شروع ہو چکا ہے۔ اور اگرچہ بہت تھوڑا عرصہ ہوا ہے۔ مگر لوگ اس کا اقرار کر رہے ہیں۔

ان تینوں باتوں کی ترتیب میں یہ حکمت ہے۔ چونکہ مجنون پر کوئی الزام نہیں ہوتا اس لئے جرائم میں سے مجنون ہونے کو پہلے بیان کیا اور چھوٹا ہونا بڑا جرم ہے۔ اس لئے اسے بعد میں رکھا۔ کہ یہی اسلوب کلام ہے۔ مثلاً کسی بیماری کے متعلق ذکر ہو۔ تو یہی کہیں گے۔ کہ اسے میرا ہے۔ یا سہل ہے۔ معمولی بیماری کا پہلے ذکر ہوتا ہے۔ اور سخت کا بعد میں۔ اسی لحاظ سے یہاں بیان کیا گیا۔

پھر ان لک لاجرا غیر ممنون کو انک لعلی خلق عظیم سے پہلے اور ما انت بنعمۃ ربک بمجنون کے بعد یعنی ان دونوں کے درمیان اس لئے رکھا۔ کہ تیرے۔ ایک زمانہ میں دنیا کثرت سے آپ کو جھوٹا اور مجنون کہے گی۔ اس وقت بھی ختم نبوت کے قائل ہوں گے۔ اور جب کثرت کے ماننے والے ہوں گے اس وقت بھی اس عقیدہ کے ماننے والے ہوں گے چونکہ اس بات نے ہمیشہ چلنا تھا۔ اس لئے دونوں زمانوں کے درمیان رکھا۔

پس ضرور تو یہی دیکھے گا۔ اور وہ بھی دیکھیں گے۔ کہ کون تم میں سے مفتون ہے۔ یعنی چوں چوں زمانہ گذرے گا۔ منافقین کو پتہ لگتا جائے گا۔ کہ خدا کی مدد تیرے ساتھ ہے۔ اور ان پر خدا کا عذاب نازل ہوگا۔

فَسْتَبْصِرُوْا وَبَصُرُوْا
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

سورة انعام بقية كوع اول

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ

تیرا رب یقیناً سب سے زیادہ جانتا ہے اسے جو اس کے راستے سے گمراہ ہوا۔ اور وہ ہدایت یافتوں کو

بھی سب سے زیادہ جانتا ہے

فَلَا تُطِيعُ الْمُكَذِّبِيْنَ

پس جو طریق خدا بیان کرتا ہے وہی ہدایت کا راستہ ہے

مکذبین کا کہنا نہیں ماننا چاہیے

اللہ تعالیٰ کچھ کہتا ہے۔ اور بعض لوگ کچھ اور کہتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ اس طرح کامیاب ہو جائیں گے۔ مثلاً خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہر نامور کے وقت علیحدہ خصوصیت رکھو۔ مگر بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ آج کل بھی بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں دوسروں کے ساتھ مل جانا چاہیے۔ اور اپنی خصوصیت ترک کر دینی چاہیے! اسی طرح ہم کامیاب ہو سکتے ہیں۔ ورنہ نہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو خدا کی طرف سے ہدایت پانے والے ہیں وہ رد کرنے والوں اور نبی کی تکذیب کرنے والوں کی بات مانیں یہاں ایک عجیب بات نکلتی ہے۔ یہاں مکذبین کی بات نہ ماننے کے لئے کہا گیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنے منکروں کا نام مکذب ہی رکھا ہے۔ یہ کون لوگ ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ جو نبی کو چھوٹا اور کذاب کہیں۔ دین کے بارے میں کوئی ان کی الماعت نہیں سمجھتا۔ پھر کیسے مکذبوں کا یہ ذکر ہے کہ انہی باتوں کو دراصل یہاں ایسے لوگوں کا ذکر ہے۔ جو ظاہر میں مکذب نہیں نظر آتے۔ مگر دراصل مکذب ہوتے ہیں

وَالَّذِي يَدْعُوْا مِنْ قَدْ هُنُوْنَ

وہ چلہتے ہیں۔ کہ اگر تو نے کچھ دین کے بارے میں چھوڑ دے

تو وہ بھی چھوڑ دیں

یہ بات وہ لوگ کہاں کہتے ہیں۔ جو سامنے تجزیہ کریں۔ یہ درپردہ تمکذب کرنے والے ہی کہتے ہیں

وَلَا تُطِيعُ كُلَّ حَدَّائٍ مِّمَّيْنِ

فرمایا ایسے مکذبوں کے علاوہ ایک اور شخص ہوتا ہے۔ اور وہ منافق ہوتا ہے۔ پہلا شخص وہ تھا۔ جو ایمان نہ لایا تھا۔ مگر ظاہر کرتا تھا۔ کہ کئی باتیں نیسم کرتا ہوں۔ ایسے انسان کے دھوکہ میں بھی انسان آ جاتا ہے۔ لیکن ایک وہ ہوتا ہے۔ جو ایمان لے آئے کا دعویٰ کرتا ہے۔ یہ منافق ہوتا ہے۔ اس کی باتوں سے بھی دھوکہ لگ جاتا ہے۔ ایسے انسان کی بات بھی نہیں مانتی چاہیے۔ تو فرمایا قسم کھانے والے کی بات نہ مان

حداوت ۱۔ کون ہو۔ نہیں۔ حلف اٹھانے کی ضرورت سوائے عدالت کے اسی کو پیش آتی ہے۔ جس کا عمل فعل کے خلاف نظر آئے۔ ایسا شخص فعل تو وہ کرتا ہے جس سے دشمنی کا ثبوت ملتا ہے۔ مگر قسم کھا کر کہتا ہے۔ نہیں فرق دار ہوں۔ گویا قادیان کی تائید قسم سے کرتا ہے۔ اس نے اللہ تعالیٰ فرمایا ایسے لوگوں کی بات نہ مان۔ کیونکہ

بے ضرورت وہی لوگ حلف اٹھاتے ہیں۔ جن کا عمل قول کے مطابق نہیں ہوتا ہے پھر فرمایا:۔ مہین۔ ایسا انسان ذلیل ہے۔ اس کے دل میں کچھ ہوتا ہے مگر قسم کھا کر کچھ ظاہر کرتا ہے

هَمَّا زِمْنَا وَمَا لَنَا بِنَوْمِيْنَ

سامنے تو ایسا ذلیل بن جاتا ہے کہ گویا اس کے منہ میں زبان ہی نہیں

اور اس طرح اپنے آپ کو دکھاتا ہے۔ کہ بڑا مخلص ہے۔ ہما ز۔ مگر علیحدہ جا کر عیب چینیاں کرتا ہے۔ اگر کوئی بات اس سے کی جائے۔ تو لوگوں تک پہنچاتا ہے۔ اور اپنی طرف سے اس میں باتیں ملا ملا کر فتنہ انگیزی کرتا ہے۔

لَا تَنْفَعُكَ لَكَ خَيْرٌ مِّمَّكَ اَتَيْتَنِي

ایسا شخص عام طور پر چندہ دینے میں سست ہوتا اور خدمت دین سے رکھتا ہے۔ اور نہ صرف رکھتا ہے۔ بلکہ دوسروں کو بھی روکتا ہے

ہماری جماعت میں بھی جہاں جہاں ایسے لوگ ہیں۔ وہ خود بھی چندہ نہیں دیتے اور دوسروں کو بھی روکنے لگ جاتے ہیں۔ جہاں تھریک ہوئی۔ کہ فلاں کام کے لئے چندہ دو۔ کہہ اٹھتے ہیں۔ بھی سختی نہ ہونی چاہیے۔ آج کل لوگوں کو مشکلات ہیں معتد۔۔۔ حدود سے نکل جانے والا۔ انتظام کا احترام نہ کرنے والا۔ اعتدا۔۔۔ بعض دفعہ محبت کی وجہ سے بھی ہوتی ہے۔ یہ بھی قابل سزا ہوتی ہے۔ مگر اتنی نہیں۔ جتنی گناہ گاری کی اعتدا ہوتی ہے۔ یہاں گناہ گاری کی اعتدا کرنیوالے کا ہی ذکر ہے

عَمَلٍ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ

پیو ہے۔ اسے ہر وقت کھانے کی فکر رہتی ہے۔ پھر طبیعت کا سخت ہوتا ہے۔ گالی گلوچ بھی دیتا رہتا ہے۔ ان تمام عیوب کی موجودگی میں ذنیم کیبتہ بھی ہوتا ہے۔ بعض مجرم ایسے ہوتے ہیں۔ جو جرم کرتے ہیں۔ مگر ان میں وقار بھی پایا جاتا ہے

اپنی دونوں خیالات میں ایک خبر شائع ہوئی ہے:۔ "ارنومبر کومسٹر ایس۔ ڈبلیو باب ڈبلیو مجسٹریٹ الا آباد کی عدالت میں ذکیٹی کا ایک مقدمہ پیش ہوا۔ جس میں رام سیوک نے اپنی شہادت میں بیان کیا۔ کہ گذشتہ تیرہ ماہ میں میرا خاندان گھر میں موجود نہ تھا۔ ڈاکو میرے مکان میں داخل ہو گئے۔ اور مجھ سے چابیاں لیکر مکان کو لوٹنے گئے۔ جب انہوں نے ایک اپنی الماری کو توڑ کر ڈیورٹ اور نقدی نکالی تو میری دونوں چھوٹی لڑکیاں جو پہلے فوت چھپ گئی تھیں اپنے ڈیورٹ کے لئے تاروں کے لئے لڑنے لگیں۔ ڈاکوؤں کے سردار کو ان کے رونے پر رحم آ گیا۔ اور اس نے ان کا زیور واپس دلوا دیا۔ گواہ چننا ملازم کو شناخت کر لیا۔ اور کہا کہ یہی ڈاکوؤں کا سردار تھا

پھر ذنیم کے یہ بھی سمجھنے میں کہ کسی قوم میں شامل نہیں ہوتا۔ یہی اگر مجلس میں گھسا رہتا ہے۔ اس کی ساری باتوں کی بنا اس پر ہوتی ہے۔ کہ اس کے پاس مال ہے

اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِيْنَ

اولاد ہے

اِذَا تَنَلَّى عَلَيْهِ اَيْتِنَا

جب اس کے سامنے آئیں پڑھی جاتی ہیں۔ ہمارے نشانات

قَالَ اَسَاطِيرُ الْاَوَّلِيْنَ

پیش کئے جاتے ہیں۔ اور ہمارا کلام سنایا جاتا ہے۔ تو کج تیا ہے

پہلے لوگوں کے قصے کہنا تھا۔ یہ خبر کرتا ہے۔ ناک کا لفظ عورت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور تباہ کے معنیوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً شاعر کسی کی تعریف کرے۔ تو کہتا ہے۔ یہ برکت
ناک والے ہیں۔ چونکہ وہ خدا کے کلام کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ اس لئے فرمایا
ہم اس کے ناک پر فراع گھائیں گے۔ یہ صحیح اور ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ ذلیل کریں گے۔
یہ نہیں۔ کہ ناک پر لوہا گرم کر کے داغ لگایا جائے گا۔

بقیہ رکوع اول

**إِن تَابُوا لَهُمْ كَمَا بَدَّلْنَا أَصْحَابَ
الْجَنَّةِ إِذَا أَقْسَمُوا لِيَصْرِمْتَهَا
مُصْبِحِينَ ؕ وَلَا يَسْتَشْنُونَ ؕ**

یہ ایک مثال بیان ہوئی ہے
جو ہمارے لئے بہت کچھ سبق
رکھتی ہے۔ اور اسلام کے
متعلق پیشگوئی بھی ہے۔ اس
کے متعلق جو مفسرین لکھتے
ہیں۔ وہ عجیب و غریب قصہ

ہے۔ اس قرآن شریف کا تفسیر بھی لکھا ہے۔ پانچ بجائی تھے۔ ان کا باپ چھوڑ گیا ایک
بانع میوؤں کا۔ اس کی پیدائش سے ساڑھے آسودہ تھا۔ جس دن ٹھہرا تا میوہ توڑنا۔ شہر
کے فقیر سب جمع ہو آتے۔ سب کو کچھ دیتا۔ اس سے برکت تھی۔ پیچھے بیٹوں نے سمجھا
کہ اتنا جو فقیر لے جاتے ہیں۔ اپنے ہی کام آدے۔ مشورہ کیا۔ کہ سویرے توڑ کر گھر لے
آویں۔ فقیر یادیں گے۔ وہاں کچھ نہ پادیں گے۔ اور ایسا یقین کہ انشاء اللہ بھی نہ کہا۔
(ترجمہ شاہ رفیع الدین) کہا جاتا ہے۔ جب وہ گئے۔ تو پھل غائب تھے۔

میرا اپنا یہ خیال ہے۔ کہ یہ واقعہ ایک مثال کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔
اس حکایت کو اگر ہم تسلیم کریں۔ جو مفسرین لکھتے ہیں۔ تو اس کے معنی ہی ہوں گے۔ کہ وہ
بھی مثال ہی ہے۔ نہ کہ واقعہ میں ایسا تھا۔ کیونکہ ایسے بانع کا میوہ جو اتنا
بڑا تھا۔ کہ شہر کے سارے غریب اور محتاج مل رہے تھے۔ اس کا میوہ ایک لاکھ میں توڑ لیں۔
وہی عقل تسلیم نہیں کر سکتی۔ اس کے لئے بیسوں مزدوروں اور کئی دلوں کی ضرورت ہوتی

ہے۔ مدینہ کے معمولی بانع تھے۔ اعدادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صحابہ میوہ توڑنے کے
لئے نوکریاں کرتے تھے۔ مگر وہ اتنا بڑا بانع کہ جس کا ذکر قرآن کریم میں آئے۔ اس کا میوہ
یا ہی رات میں توڑنے کے لئے صرف پانچ آدمی جائیں۔ اس کی دور ہی صورتیں
دیکھتی ہیں۔ یا تو یہ کہ کوئی تاریخی بانع ہو۔ بعض ایسے بانع تھے۔ جیسے عراق میں تھا

سے تاریخی بانع پر تباہی آتی۔ تو وہ تباہی بھی تاریخی بن جاتی ہیں یا تو ایسا بانع ہو
تسلیم کریں۔ کہ قرآن کریم نے اس کا ذکر کیا ہے۔ مگر ایسا بھی نہیں۔ پھر یہ کہ بہت بڑا بانع
۔ مگر یہ بانع ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس کے متعلق پانچ آدمی خیال رکھتے ہیں۔ کہ وہی رات
یا کہ میوہ توڑ لائیں گے۔ میرے خیال میں اس طرح دس کھجوروں کے بانع کا پھل توڑنا
شکل ہے۔ دراصل یہ مثال ہے۔ اور میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ اس میں پانچ کا ہی ذکر ہے
ہوں ہیں۔ یہ دول خسیر یورپ کی ہیں۔ جنہوں نے اس وقت جبکہ بعض قومیں گرگئی

۔ دنیا کو لوٹنا چاہا ہے۔ لیکن وہ ذرائع جن سے لوٹتے تھے۔ ان میں تباہی
وہ ہو گئی۔ اور وہ بانع بلتا نظر آتا ہے۔ سب ملکوں میں بیداری پیدا ہو رہی ہے
یورپ کے خلاف اٹھ رہے ہیں۔ یورپ کی دل خسیر بہت مشہور ہیں ہی وہ پانچ
فی ہیں۔ جنہوں نے دنیا کو لوٹنا چاہا ہے۔

ان تابلونہم کما بدلنا اصحاب الجنۃ۔ اذا قسموا لیصر
متھا مصبحین ولا یستشنون۔ یہ بھی مثال ہے۔ اس میں بتایا کہ خدا
بعض کو دولت دیتا ہے۔ وہ جتنا بنا لیتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ آپ ہی سب کچھ لے لیں گے
اور دوسروں کو تباہ کر دیں گے۔ مگر خدا خود ان کو تباہ کرتا ہے۔ اگر یہاں مراد پہلوں
کو لے لیں۔ تو یہ معنی ہوں گے۔ کہ جس طرح پہلوں کو تباہ کیا۔ اسی طرح اس رسول کے مخالفین
کو تباہ کیا جائے گا۔ اور اگر آئندہ آنے والوں کو لیا جائے۔ تو یہ معنی ہوں گے۔ کہ جس
طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت ہوا۔ اسی طرح اب ہو گا۔
فرمایا: ہم نے ان کی آزمائش کی۔ جیسے باغ والوں کی تھی۔ جب انہوں نے یہ
منصوبہ کیا۔ کہ سویرے سویرے ہی کاٹ لیں۔ اور یہ نہ کہا۔ کہ خدا کی مرضی ہوگی۔ تو
ایسا ہو گا۔

**فَطَّاتَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّن رَّيْبِكِ
وَهُم نَائِمُونَ ؕ**

پس وہ عقلمند میں ہی تھے۔ کہ ان کی
تباہی کے سامان پیدا ہو گئے۔ ان
پر ان کے رب کی طرف سے عذاب
آ گیا۔ اور وہ غافل پڑے سوتے تھے۔

جب انہوں نے یہ نیت کی کہ ساری
دنیا آپس میں تقسیم کر لیں۔ جیسا پتھر
گذاشتہ جنگ سے پہلے یورپ کی ان دول خسیر نے ساری دنیا آپس میں بانٹ لی تھی مگر یہ
فائدہ اٹھانے کا وقت آنے لگا۔ تو تباہی شروع ہو گئی۔

گذشتہ جنگ کی اصل بنیاد افریقہ کی تقسیم تھی۔ پھر یہ جنگ برہمنوں نے ہٹائے۔ بانٹنے والوں
کی تباہی کا باعث ہو گئی۔ تو فرمایا۔ جب جڑھ سے بانع کٹ گیا۔ تو
ایک دوسرے کو پکارتے

فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ ؕ

فَتَنَادُوا مُصْبِحِينَ ؕ

ایک دوسرے کو پکارتے

ادھر ان لئے سامان تباہی پیدا ہو رہا
تھے مگر انکو پتہ تھا انھوں نے کہا۔ عید
لوٹو۔ یہ ہماری ہی ملکیت ہے۔

**أَنْ أَعْدُوا عَلَىٰ حَرْثِكُمْ
إِنْ كُنْتُمْ صَارِمِينَ ؕ**

یہ منسوبہ کر کے وہ لوٹنے پہلے اور آہستہ
آہستہ خفیہ معاہدے کر رہے تھے۔

فَانْطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَفَتُونَ

کہا ہے تھے کسی پر دم نہ کرنا۔ کوئی
حصہ دول یورپ سے باہر نہ جا
سویرے سویرے چلے اس نخل کا
ارادہ کئے ہوئے۔ یا یہ کہ اپنے

**أَنْ لَا يَدْخُلْنَهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مَسْكِينِينَ
وَعَدُوا عَلَىٰ حَرْثِ قَادِرِينَ**

مقصود کا فیصلہ کر کے چل پڑے۔ یا یہ کہ غصہ کا اظہار کر کے چل پڑے۔ کہ دوسروں کو کچل دینا۔
وہاں دوسروں کو لوٹنے لگے تھے

فَلَسَّارًا وَهَاقًا لَّوَارِنًا لِّضَالُونَ

کہ لڑائی آپس میں شروع ہو گئی۔
جب انھوں نے یہ دیکھا۔ تو کہا۔ ہم گمراہ ہو گئے۔ مگر گمراہ کیا ہوا تھا۔

بَلْ لَّخَنٌ مَّحْرُومُونَ ؕ

بلکہ محروم ہو گئے۔ سب کیا کر آیا
رہ گیا اور انکی اپنی ہی تباہی شروع
ہو گئی۔

